

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان



۷۸۶  
۹۲-۱۱۰  
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD  
Version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad  
Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.page.tl  
sabeelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

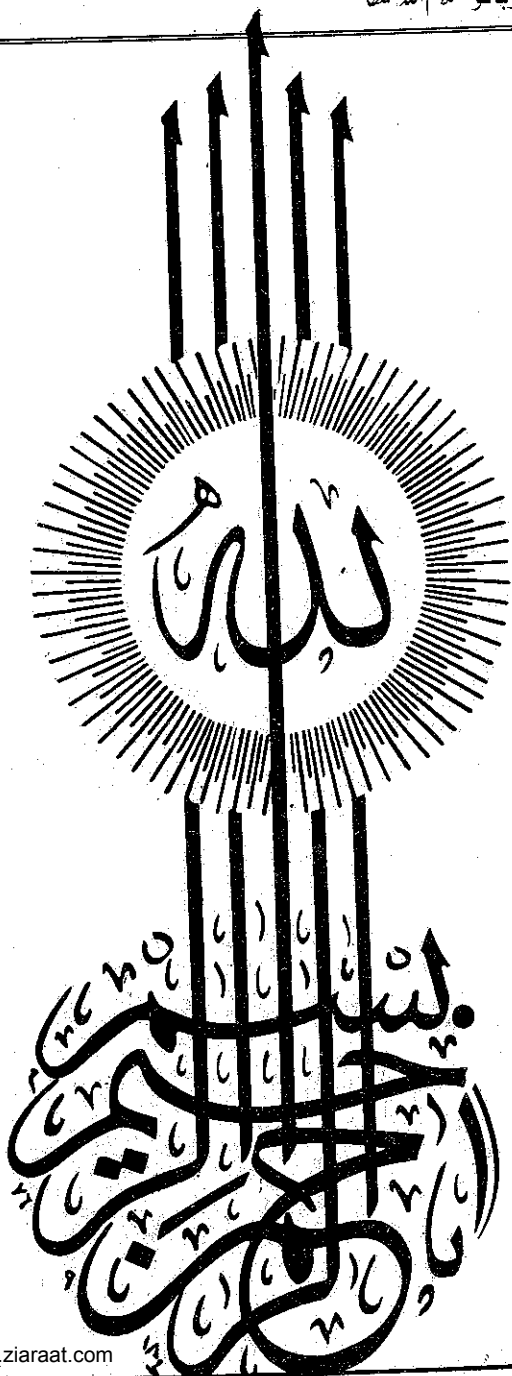
رَحِمَكَ اللَّهُ يَا ذَاكَ عَمَّ الرَّجَسُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُهُمْ تَطْهِيرًا  
أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَافَّةِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا جَبَّ

# حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا

حجة الاسلام والمسلمين علامہ السید محمد الجواد الحسن الموسوی المشہدی مدظلہ

دار التبلیغ البھاریہ

پوسٹ بکس نمبر ۱۰۰۰۰ لاہور۔ پاکستان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّا نُبَشِّرُكَ يَا اِبْرَاهِيمَ بِعَمَلٍ رَجَسٍ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُنَا كَوْنًا وَطَهَارًا

اَلَمْ حَسِبْتَ اَنْ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمَ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا

حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا

حجۃ الاسلام و الامین علامہ السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی مدظلہ



# نذرانہ عقیدت

حضرت مخدومہ عالیہ ام السادات ملکہ مملکت ولایت بانوئے تاجدار شہادت حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا کی عظمت و طہارت اور مظلومیت کے اثبات میں لکھے گئے اس مجموعہ اوراق کو امام سید الساجدین زین العابدین علی ابن الحسین علیہ السلام کے حضور صمیم قلب سے نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ یا ایہا العزیز مسناواہلنا الضرو جئنا بیضناعہ مزجیۃ فاوف لنا الکیل و تصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین۔

گدائے در معصومہؑ سید محمد ابوالحسن الموسوی

## تشکر و امتنان

صمیم قلب سے اپنے برادر فاضل عالم جلیل حجتہ الاسلام قاضی شاہ مردان حفظہ اللہ تعالیٰ عنہ الحدیث عن الخلف الرشید علامہ کبیر عارف بصیر سرکار علامہ قاضی سعید الرحمن علوی اعلیٰ اللہ مقامہ نور اللہ مرقدہ۔ زین العلماء المتکلمین علامہ سید ابرار حسین عابدی دام ظلہ الشریف کے ممنون کہ انہوں نے کتاب ہذا پر تقاریظ تحریر فرمائیں۔ اسی طرح فاضل اجل حجتہ الاسلام علامہ شیخ منظور حسین مرتضوی صاحب فاضل دمشق نے بہت دقت نظر سے اس کا پروف پڑھا اور اغلاط کی درستگی فرمائی۔ نیز الحاج بشیر حسین ملک وامت برکاتہ کے مشکور و ممنون ہیں جو کہ نہایت پیری اور ضعیفی کے باوجود تشریف لائے اور دوبارہ پروف پڑھا خداوند کریم ان فاضل شخصیات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین بحق طہ و آلہا۔

# سید العلماء علامہ سید ابرار حسین عابدی مدظلہ سابق وائس پرنسپل مدرسہ جعفریہ کورم ایجنسی پاراچنار بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ علی اہلہا

کتاب ندرت خطاب حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا کو میں نے بغور پڑھا جو کہ جناب علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی کی انتھک محنت کا ثمر ہے اور سرکار علامہ کے علم و فضل اور تحقیق انیق کا عظیم شاہکار ہیں اور یہ کتاب اس موضوع پر پہلی تحقیقی لکھی گئی ہے یہ اس کی انفرادیت کے لئے کافی ہے اور اب یہ علماء و ذاکرین کے لئے مشعل راہ کا کام دے گی۔ آج سے چالیس سال پہلے ہمارے بزرگ علماء و ذاکرین حضرت سیدہ شہر بانو کے رقت آمیز مصائب اور ملی ملی کا کوہِ رے کی طرف آنا بیان کرتے تھے اب دوبارہ واعظین و ذاکرین تحقیقی مواد کے ساتھ بیان کر سکیں گے اس سے عصمت و طہارت امہاتِ آئمہ کا پرچار ہو گا اور مقصرین کے گمراہ کن نظریہ مات فی نقاسھا کا جواب ہو گا جو ہم سب پر واجب و لازم ہے اور اس موضوع پر اتنی تحقیق کرنا صرف آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی صاحب ہی کا کام ہے خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور درالبلیغ الجعفریہ کو دن دگنی اور رات چو گنی ترقیوں اور کامیابیوں سے ہمکنار فرماتا رہے اور جہان ولایت و دنیا کے معرفت کے تمام موابیوں کو

اپنے واحد



اور فعال خالص روحانی مرکز سے مربوط فرمائے تاکہ وہ اپنے مرکز سے صحیح عقیدہ حاصل کر کے آخرت میں محمد و آل محمد علیہم السلام کے سامنے سرخرو ہوں اور شفاعت محمد و آل محمد علیہم السلام سے بہرہ ور ہوں (آمین ثم آمین)۔

سید ابرار حسین عابدی

(ٹرپل ایم اے)

ساؤتھ وزیرستان

بسم الله الرحمن الرحيم

## تقریظ

از قلم حقیقت رقم فاضل اجل خطیب بے بدل علامہ قاضی  
شاہ مردان علوی دامت برکاتہ العالیہ

حضرت سیدہ شہر بانو سلام اللہ علیہا کی ذات مقدسہ پر قبلہ حجۃ الاسلام والمسلمین محقق  
الحقائق العلماہ المجاہد السید محمد ابوالحسن الموسوی دام ظلہ الوارف کی کتاب ملاحظہ  
کی۔ درحقیقت یہ کتاب آج کی علم طلب دنیا میں گرانقدر اضافہ ہے۔

مجاہد ملت علامہ موسوی قبلہ کی یہ فطرت ثانیہ رہی ہے کہ جب بھی کسی موضوع پر  
قلم اٹھاتے ہیں کہیں بھی تشکیکی باقی نہیں رکھتے۔ اس سے قبل آپ پچاس سے زائد کتب  
ورسائل تالیف تصنیف کر چکے ہیں۔ جو کہ مولائے مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ  
علیہ السلام کی امداد خاص سے شائع ہوئے ہیں۔ جبکہ آپ کی عمر شریف غالباً تینتالیس  
برس ہے اتنی کم عمری میں اتنی تعداد میں معیاری علمی و تحقیقی کتب کا لکھنا ان کی اعلیٰ  
قابلیت خداداد بصیرت، وسعت نظر اور علم حدیث، فن رجال پر کامل عبور و دسترس  
کی بین دلیل ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم  
ایک طرف آپ بے مثل خطیب ہیں تو دوسری طرف ادیب مناظر بھی ہیں تو مبارز  
بھی اس کے ساتھ روحانیت کے اعلیٰ ارفع مدارج پر فائز ہیں شریعت، طریقت،  
معرفت و حقیقت کے درس دیتے ہیں اور تشنگان روحانیت کو ریح حق مختوم کے آب  
حیات سے سیراب کر رہے ہیں۔ یہ کیوں ہو آخر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی

شیر پاکستان مناظر اعظم حضرت علامہ قاضی سعید الرحمان العلوی الباشمی قدس اللہ سرہ طیب اللہ تریبہ الزکیہ بھی سرکار علامہ مدظلہ کی روحانیت علمیت تحقیق و کرامت کا اعتراف فرماتے تھے۔ بے شک خداوند قدوس مذہب حقہ کے تبلیغ کے لئے کچھ خاص بندوں کو جن لیتا ہے انہی منتخب شدہ بندگان الہی میں سرکار محقق الحقائق محدث مقرر عارف بصیر علامہ آقائی سید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی کا شمار ہوتا ہے آپ ماہنامہ مجلہ لسان صدق کے ذریعہ ۱۹۹۳ء سے مسلسل خدمت ملت کر رہے ہیں ہر ماہ علمی اور تحقیقی نثرانے ملت جمعریہ کو دیتے ہیں۔ یہ علمی مقالات اپنی جگہ پر از خود مستقل کتب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

خدا رکھے قوم کے سروں پہ تیرا سایہ قائم

کیے جا خدمت دین تجھ من لو مہ لائم

عرض یہ ہے کہ یہ کتاب سیدہ شہر بانو سلام اللہ علیہا کی حیات طیبہ کے متعلق ایک عظیم کاوش ہے۔ اس سے بہت سارے حقائق منکشف ہوں گے جس سے شیعیان حیدر کرار انشاء اللہ مستفید ہوں گے۔ اور آپ کی عمر مبارک کی درازی کی دعا بھی کریں گے۔ خداوند کریم علامہ موصوف جیسی عظیم ہستی کا وجود ہمیشہ سلامت رکھے (آمین)۔

والسلام

قاضی شاہ مردان علوی

## فہرست

28	رفت کا معنی جماع ہے	2	حرف اول
30	انسانی مراحل ولادت سے مافوق	5	باب اول
30	حضرت علیؑ کا فرمان اول	5	فصل اول
31	افادہ	6	حضرت شہر بانوؑ سلام اللہ علیہا
31	فرمان دوم		شہر ادی کا عالم خواب میں حضرت
32	آفتاب حقیقت کی ضیاء باری	7	فاطمہ زہراؑ کی زیارت کرنا
33	مفسرین کا استدلال اور اس کا ابطال		فی فی حضرت شہر بانوؑ کا مدینہ
33	پہلی روایت	11	مدینہ میں ورود مسعود
35	دوسری روایت	13	حضرت شہر بانوؑ کی مدینہ آمد
36	تیسری روایت اور چوتھی روایت	19	باب دوم
38	ظہور الہدیت کیلئے لفظ خلق مناسب نہیں	19	اصداف طاہرہ
39	حضرت محمدؐ کی کامیاب حق	20	پہلی دلیل
	افادہ	21	دوسری دلیل
40	آٹھویں دلیل	22	تیسری دلیل
42	دسویں دلیل	23	چوتھی دلیل
43	گیارہویں اور بارہویں دلیل	23	پانچویں دلیل
45	تیرہویں دلیل	24	غیل مسیح
46	چودھویں دلیل	24	نکتہ اول
47	پندرہویں دلیل	26	نکتہ دوم تا نکتہ پنجم
48	سولہویں دلیل	27	چھٹی دلیل
	سترہویں دلیل	27	ساتویں دلیل

ابطال	52	اشعار و ہر ویس دلیل
ابطال استدلال	53	انسیویں دلیل
خلاصہ تحقیق	54	نکات اعتقادیہ
فصل دوم	54	پیشویں
باب پنجم	55	شیل موسیٰؑ
فصل اول		اول
فصل دوم		دوم سوم
اختلافات کا اجمالی خاکہ	56	نزول و ظہور آئمہؑ
حضرت شہر بانوؑ اور حضرت ام لیلیٰؑ		فصل اول
باب ششم	57	پہلی آیت
حضرت شہر بانوؑ کربلا میں موجود تھیں		فرمان امام جعفر صادقؑ
باب ہفتم		دوسری آیت
حضرت شہر بانوؑ سلام اللہ علیہا	59	تیسری آیت
کی روانگی حکم لائے	60	فصل دوم
شہر بانوؑ سے ملاقات	62	تائید باتحدید
توثیق	65	فصل سوم
توثیق		کشف حقائق
روایت		اول دوم
علامہ آقا میرزا محمد کرمان	66	سوم چہارم پنجم
شہر بانوؑ فرماتے ہیں		ناطق فیصلہ
توثیق	68	افادہ
مختصرین کے مضبوط کارڈ	70	باب چہارم
اول دوم	71	توثیق
		بات فی فاضل و الی روایت پر جرح

107

مرجھو کماں گیا

چہارم

غار عقیق

105

محل غیبت

111

زیارت فی بی شہر بانوؑ

ابواب الارض

106

حضرت امام حسینؑ کا اعلان

## اعجاز امامت

مظہر العجائب کے مظہر العجائب فرزند سید الشہداءؑ کا عظیم معجزہ

حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا میمون نامی رہوار پر سوار ہو کر کوہ رے کی طرف تشریف لے گئیں۔ مخدومہ عالیہ صحرا کے سفر اور راستے کی تکلیف کے پیش نظر جب پریشان ہوئیں معلوم نہیں کس قدر قلبی تکلیف ہوئی ہوگی۔

اچانک ایک نقابدار سوار ظاہر ہوا جس کی معیت میں بی بی کوہ رے تک پہنچ گئیں جب استفسار فرمایا تو نقاب پوش نے نقاب چہرہ سے اٹھایا تو وہ غیر نہیں تھا بلکہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام خود تھے جنہوں نے بعافیت اپنی غم زدہ زوجہ کو کوہ رے پہنچا دیا۔

تھمہ الذاکرین ص 259 مطبوعہ ایران

حضرت شہر بانوؒ سلام اللہ علیہا

حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا کا شہر اداہ مشکل کشا ہے

ای عابد دشت کو بلا ادر کنی  
ای وارث شاہ شہداء ادر کن  
ہم خستہ تپ بودی وہم تشنہ لب  
ای بستہ بہ زنجیر جفا ادر کن

ان نورانی اشعار کو اگر حاجت مند سترہ دن بلا ناغہ

ہر روز سترہ مرتبہ خلوص نیت سے

پڑھے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُهُمْ تَطْهِيرًا

أَلَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا

حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ

ایت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ نے فرمایا

حضرت شہربانو مثل حور ان بہشت ہیں

(انوار المصابیح)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعلنا من المتوسلين بسيدتي

شہر بانو ام الامام زين العابدين

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطیبین

الطاهرين المعصومين

خصوصاً علی الامام الہمام علی ابن

الحسين سيد الساجدين

ولعنة الله على اعداءهم ومنكری

فضائلهم من الجن والانس من الاولين

والاخرين الى يوم الدين

## حرف اول

حضرات آئمہ اطہار علیہم السلام کی امہات طہیات و طاہرات علیہن السلام کی عظمت و شان اور طہارت و نجات کا بیان صدر اسلام ہی سے شیعیان حیدر کرار کا شعار رہا ہے ہمیشہ ہمارے علماء کرام نے اپنی کتب میں اس کو درج فرما کر اور خطیبوں اور ذاکرین و واعظین نے ممبر پر اس کو بیان فرمایا ہے۔ احیاء امر آل محمد کا فریضہ سرانجام دیا۔ ہمارا مذہب شیعہ خیر البریہ شروع ہی سے مصائب کا شکار رہا ہے اور داخلی و خارجی فتنوں کے باعث بہت سے حقائق بیان نہیں ہو سکے اور مومنین کے گوش حقیقت نیوش تک نہیں پہنچ پائے پھر بھی آل محمد علیہم السلام کا یہ معجزہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح حقائق کتب قدیمہ کی گہرائیوں سے اہل تحقیق نکال کر پیش کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی حقیقت ارقام ہوتی رہے گی۔ منبر حسینی اور مجالس ہماری بہترین درس گاہیں ہیں یہیں سے مومنین حسب استعداد انما علم سے فیض یاب ہوتے ہیں ذاکرین اور واعظین نہایت محنت شاقہ کے بعد مضامین فضائل و مصائب بیان کرتے ہیں اور جہاں کہیں سوال جواب ہو جائیں تو مذہب حقہ کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ ہمارے مقدسین بزرگ ذاکرین اور واعظین جو کچھ بیان کرتے تھے۔ اس وقت کے جید علماء کرام سے اس کی تصدیق کرا کے پڑھتے تھے۔ پھر مقصرین ملاؤں کی فوج نے جب عقائد پر شب خون مارنا شروع کیا تو ذاکرین نے علماء حق کا ساتھ دل کھول کر ساتھ دیا اور ہر محاذ پر علماء حق کی آواز کو عوام تک پہنچایا۔

صدر الذاکرین مولانا غلام حیدر کلو "سید الذاکرین شہنشاہ خطابت سید آغا

حسینؑ بھکر جیسے صاحب علم و فضل و اکرین کا اسوہ ہمارے سامنے ہے اسی طرح مرحوم  
 ذاکر آل محمد غلام قنبر علیہ الرحمۃ شیخوپورہ کا بے مثل کردار تمام ذاکرین کے مشعل راہ  
 ہے انہوں نے اپنے قصائد میں مقصرین کی خوب خبر لی ان پر حملے بھی ہوئے اور نقصان  
 پہنچانے کی سعی لا حاصل بھی کی گئی مگر اس مرد حق پرست کی جبین پر شکن نہیں آئی۔  
 اسی طرح تمام ذاکرین نے ڈٹ کر علماء حق کا ساتھ دیا اور علماء حقہ میں ہمارے بزرگ  
 علماء حضرت مبلغ اعظم علامہ مولیٰ معظم محمد اسماعیل قدس سرہ نے ”نصرت الذاکرین  
 “ اور ثقۃ الاسلام سرکار علامہ الحاج محمد بشیر انصاری مجتہد العصر طاب ثراہ نے ”ذاکری  
 کا شرعی مقام“ لکھ کر ذاکرین کا بھرپور دفاع کیا ان بزرگ علماء کی سیرت پاک پر چلتے  
 ہوئے ہم بھی ذاکرین و واعظین کا دفاع انشاء اللہ جماد مقدس سمجھ کر پورے وسائل کے  
 ساتھ کریں گے۔ اس لئے کہ ہم نصرت مظلوم کو واجب سمجھتے ہیں یہ تحریر بھی دفاع  
 ذاکرین کی ایک کڑی ہے۔ عصر حاضر کے نامور خطیب فخر الواعظین مولانا ثقلین عباس  
 گھلو سلمہ اللہ نے ام السادات حضرت بی بی شہربانو سلام اللہ علیہا کے مصائب بیان کئے  
 جن کو ہمارے بزرگ ذاکرین اور خطیب بیان کرتے تھے تو سادہ لوح اور جاہل عوام نے  
 ہا، ہو، کا شور مچا دیا اس آگ کو ہوا دینے میں ان صاحبان کا خصوصی غیبی اشارہ ہے  
 جو عزیزم مولانا ثقلین عباس گھلو حفظہ اللہ سے معاصرانہ چشمک اور منبری رقابت  
 رکھتے ہیں ورنہ موصوف جو کچھ بیان کر رہے ہیں وہ درست ہے اور اعلام کا تصدیق شدہ  
 ہے اور وہ خود ماشاء اللہ عالم و فاضل صاحب مطالعہ خطیب و ذاکر ہیں۔ ہاں اعتراض کا  
 ایک باعث یہ ضرور ہے کہ بی بی شہربانو سلام اللہ علیہا کا مصائب تقریباً تیس چالیس  
 سال سے ایک خاص سازش کے تحت عوام کے گوش گزار نہیں کیا گیا بلکہ

نفاسہا کے غیر تحقیقی باطل نظریہ کی ترویج کی گئی ہے۔ اور جو چیز بار بار بیان نہ کی جائے۔ لوگ بھول جاتے ہیں اس طویل عرصہ میں نئی نسل آگئی جس کو قطعاً بزرگ علماء و ذاکرین کے مضامین کا علم نہ تھا لہذا جن علماء کو شور مچانے کا موقع مل گیا ہم نے اس مختصر کتاب میں امہات الاممہ علیہم السلام کی عظمت و جلالت رفعت و طہارت کو بیان کیا ہے اور مخدومہ عالیہ ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا پر جو اعتراض ہوئے ان سب کا جواب دیا ہے اور مقصرین کی لن ترانیوں اور ان کی دلیل علیل ”مانت فی نفاسہا“ کہ معاذ اللہ نعوذ باللہ من غضب اللہ حالت نفاس میں وفات ہو گئی کا مسکت جواب دے دیا ہے اور شہزادیؑ کی طہارت کو شرح بسط سے واضح و آشکار کر دیا۔ اسی طرح مقتل کی قدیم کتب سے بی بی کے ایران والی روایت کو بھی قلمبند کیا ہے۔ بہر حال یہ ایک تاریخی معاملہ ہے اس پر شور و غوغا برپا کرنا درست نہیں۔ شروع سے علماء کا اس میں اختلاف رہا ہے اور پاکستان میں ماضی قریب میں بزرگ عالم دین سرکار زبدۃ العلماء والجتہدین علامہ آغا محمدی لکھنوی قدس سرہ کی کتاب مستطاب بی بی شہربانوؑ بھی موجود ہے ہم نے اپنی طرف سے کچھ بیان نہیں کیا سب بزرگوں کی تحقیقات بلا کم و کاست پیش کر دی ہیں۔ امید ہے ذاکرین و واعظین کے علاوہ مومنین کرام بھی اس سے کامل استفادہ فرمائیں گے۔ واللہ ولی التوفیق

## باب اول

**فصل اول:-** چوتھے تاجدار امامت صاحب ولایت مطلقہ کلیہ اور خلافت الہیہ کے مسند نشین حضرت امام علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام کو ابن الخیر تین کہا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حق بیاد ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں میں سے صرف دو قبیلوں کو منتخب فرمایا۔ عرب میں قبیلہ قریش (مکہ ہاشم) اور عجم میں سے ابن فارس کو اسی لئے حضرت امام سجاد علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے انا ابن الخیر تین میں دو منتخب شدہ چنے ہوئے اصطفا شدہ قبیلوں کا فرزند ہوں۔ یہ اس لئے کہ آپ کے جد بزرگوار حضرت محمد مختار صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الاطهار قریش کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کی والدہ گرامی بادشاہ یزدجرد شاہ فارس کی دختر بلند اختر تھیں ابو الاسود دیلمی نے اپنے شعر میں کہا ہے۔

ان غلاماً بنی کسری و ہاشم  
لا کرم من بطن علیہ التمام

وہ شہزادہ کہ جس کے نانا کسری نوشیروان اور جس کے دادا حضرت ہاشم ہو طاهر ہے کہ وہ شہزادہ دنیا کے تمام بچوں سے زیادہ مکرم و معزز ہے۔ حسب کے لحاظ سے اشرف الناس اور نسب کے لحاظ سے اکرم الناس ہیں۔

آپ کی والدہ گرامی کا اسم مبارک شہر بانو ہے خولہ غزالہ سلافہ شاہ زنانہ دختر



یزدجرد کے علاوہ اور نام بھی ملتے ہیں مگر شہربانوؑ کے نام پر زیادہ علماء نے اتفاق فرمایا ہے آیت اللہ شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں شہربانوؑ دختر یزدجرد بن شہریار بن پرویز بن ہر مز بن نوشیروان عادل بادشاہ ایران ملاحظہ ہو فتھی الامال جلد دوم باب ششم ص 1 مطبوعہ ایران

### حضرت شہربانوؑ سلام اللہ علیہا کا خواب

آپ نے خود بیان فرمایا کہ مسلمانوں کے لشکر کی آمد سے قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام بھی ہیں اور آپ نے ان سے میرا نکاح پڑھا اور جب صبح ہوئی تو میرے دل میں سوائے اس خواب کے اور کوئی بات نہ تھی اور جب دوسری شب آئی تو میں نے دختر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ فاطمہ الزہراؑ سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ میرے پاس تشریف لائی ہیں اور مجھے اسلام لانے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں اسلام لے آئی۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ مسلمان فتح پائیں گے اور تم عنقریب میرے فرزند امام حسین علیہ السلام کے پاس صحیح و سالم اس طرح پہنچو گی کہ تمہیں کسی برائی نے چھوا تک نہ ہو گا اور ایسا ہی ہوا کہ میں مدینہ میں اس حالت میں آئی۔

ملاحظہ فرمائیں!

خار الانوار جلد 46 ص 11 مطبوعہ بیروت لبنان مہتمل الامال

ج 2 ص 2 مطبوعہ ایران

## شہزادی کا عالم خواب میں حضرت فاطمہؑ زہرا کی زیارت کرنا

جناب شہربانوؑ دختر یزدجرد بادشاہ فارس فرماتی ہیں کہ میں نے اسیر ہو کر مدینہ پہنچنے سے پہلے عالم خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی تخت آراستہ ہے اور اس پر ایک بزرگ بہ جاہ و جلال نبوت تشریف فرما ہیں اور ان کے پہلو میں ایک جوان رعنا بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ایسی پروقار صورتیں اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے ان بزرگ کے بارے میں موجودہ کسی شخص سے سوال کیا کہ یہ بزرگ اور یہ جوان رعنا کون ہیں جواب ملا۔

نور ہفت باغ چرخ کسن	درۃ التاج عقل و تاج سخن
ہست این خواجہ مویدرای	احمد مرسل آن رسول خدای
ہمہ ہستی طفیل او مقصود	او محمد رسالتش محمود!
اینکہ بیننی نشستہ با آن شاہ	این چون خورشید و آند گرچوں ماہ
پسر دختر رسول خدا است	شمع پد نور سید دومہ است
ہست محبوب عالمین این شاہ	نور چشم علی ولی اللہ

نام نامی حسینؑ خدا خواندہ

مغر عالمین خدا خواندہ

یعنی کہ یہ عقل اول ہیں۔ یہ بزرگ احمد مرسل ہیں۔ یعنی خدا کے رسول ہیں۔ یہ نہ ہوتے تو زمین و آسمان نہ ہوتا یہ مقصود کائنات ہیں خدا ان کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کچھ بھی پیدا نہ کرتا۔ ان کا نام نامی محمد ہے اور ان کی رسالت محمود یعنی پسندیدہ ہے۔ اور یہ جوان اور یہ جوان خوش رو کہ جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے قمر آسمان نبوت ہے یہ بزرگ خورشید اور یہ جوان چاند ہے یہ جوان ان بزرگ یعنی رسول خدا کی بیٹی کا فرزند ہے تمام عالمین کا محبوب ہے اور یہ نور چشم علی ولی ہے نام نامی حسین ہے۔ اور خود خدا نے اس کو کائنات کا سر تاج قرار دیا ہے لی لی کہتی ہیں کہ اس جوان رعنا کی زیبائی کے نقوش میرے لوح دل پر کھینچ گئے ناگاہ حضرت رسول خدا نے مجھے طلب فرمایا۔ میں حاضر خدمت رسول خدا ہوئی اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے اس فرزند کو اپنا زوج قرار دے میں نے ازراہ حیاء و شرم سر نیچا کر لیا۔

اور بزبان حال یہ عرض کیا۔

گر بیدیں مرثوہ جان بیفشانم      در حوزم زانکہ ہست جانانم  
گفتم ای ختم انبیای کبار      بر منت ہست منت بسیار  
بست عقد مرا رسول مجید      داد بدست پیکل توحید  
ماہ درخشندہ دست من گرفت      من در آن ماہروی ماندہ شگفت

بسکہ دلشاد بودم و خرم

کہ زشادی ز خواب بر جستم

آپ میرا عقد اس جوان سے کر دیجئے اور اس جوان رعنا۔ منفرد کائنات کے ہاتھ میں میرا ہاتھ دے دیجئے پس اس ماہ رخ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور خوش و خرم خواب سے بیدار ہوئی۔ جب بیدار ہوئی تو میرے بستر سے خوشتر از عنبر و مشک خوشبو آرہی تھی۔ چند روز اسی نشہء خواب خوشگوار میں گزارے پھر میں نے خواب میں ایک خاتون معظمہ کو دیکھا کہ وہ تشریف لائی ہیں ان کے تشریف لانے سے میرا مکان روشن اور معطر ہو گیا ہے میں نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ خاتون معظمہ کون ہیں جواب ملا۔

گفت این بانوی حرم خدا است فاطمہؑ دختر رسول خدا است

گفت خاتون عالمین است این فاطمہؑ مادر حسینؑ است این

یعنی کہ یہ خاتون حرم۔ خانہ زاد خدا ہیں علیؑ ولی کی زوجہ ہیں نبی پاک کی پاک دختر ہیں۔ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں یہی تو والدہ حسینؑ ہیں کہ جن کی زیارت کا شرف تجھے پہلے حاصل ہو چکا ہے میں نے اس وقت ان کے قدم چومے۔ اور بعد احترام ان کو سلام کیا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ کے نور نظر مجھے دیکھنے نہیں آتے روزانہ میرا غم بڑھ رہا ہے۔ وہ کونسا دن ہو گا کہ تشریف لائیں گے۔ جناب سیدہ عالمین فاطمہؑ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ غم مت کر عنقریب لشکر اسلام ایران پر حملہ کرے گا اور اسلام کو فتح نصیب ہو گی اور تو اسیر ہو کر مدینہ پہنچے گی اور دست غیر تجھ کو مس نہ کرے گا صحیح و سالم و باعفت تو مدینہ پہنچے گی اور تجھے میرا نور نظر مدینہ میں ملے گا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آیا کہ مدینہ میں خبر پھیلی کہ دختران شاہ فارس اسیر ہو کر مدینہ ہی آئی ہیں۔ اور بصورت مذکورہ باطنی

پر جرح کرتے ہیں تاکہ حقیقت بے غبار اور آفتاب نصف النہار کی مثل آشکار ہو جائے۔

اصول کافی کتاب الحجۃ باب 110 پر ایک روایت ہے جس سے جملاء استدلال کیا ہے کہ حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا جناب عمرؓ کے دور حکومت میں مدینہ آئیں۔ اس کے راوی ابو اہیم بن اسحاق، نصر بن مزاحم اور عمرو بن شمر ہیں جن کے متعلق علماء رجال نے تحقیق کے بعد یہ فرمایا ہے

راویان پر جرح و تعدیل

ابو اہیم بن اسحاق الاحمر کے متعلق شیخ طوسی نے لکھا ہے۔ وہ علم حدیث میں ضعیف اور دین کے لحاظ سے متہم تھا۔ رجال کشی میں شیخ نے اس کا شمار ان لوگوں میں کیا۔ جنہوں نے اہل بیت سے روایت نہیں کی۔ ابن غضائری نے لکھا ہے اس کی احادیث میں ضعف اور دین میں غلو پایا جاتا ہے۔

رجال مامقانی جلد 1 ص 13 مطبوعہ ایران

عبدالرحمن بن عبداللہ خزاعی یہ بالکل مجہول الحال ہیں نہ شیعہ کتب میں ان کا تذکرہ نہ اہل سنت کے کتب رجال میں کوئی ذکر ہے۔

عمرو بن شمر علامہ نجاشی علامہ مامقانی فرماتے ہیں۔ یہ امام صادقؑ سے روایت کرتا ہے۔ مگر بہت ضعیف ہے۔ ابن غضائری نے بھی اس کو ضعیف اور ناقابل اعتماد کہا ہے نیز صاحب مرآۃ العقول بھی اس کی تضعیف کے قائل ہیں۔

نصر بن مراحم علامہ نجاشی کا یہ قول ہے کہ یہ ضعیف رواۃ سے بھی روایت کرتا تھا۔ رجال مامقانی جلد 3 ص 270 مطبوعہ ایران علامہ مجلسی نے اپنی کتاب مراۃ العقول شرح اصول کافی میں روایت کو ضعیف قرار دیا ہے پس جو روایت روایت ودریۃ ناقابل اعتماد ہو اس کا سہارا لینا جائز نہیں۔

دوسری روایت کہ یہ دور جناب عثمانؓ میں آئیں ہوں۔ جو حار الانوار سے پیش کی جاتی ہے۔ جس کے راوی محمد بن یحییٰ الصولی اور عون بن محمد الکندی ہیں۔ یہ روایت بھی رواۃ کے اعتبار سے ناقابل اعتبار ہے۔ ان راویوں کا شیعہ کتب رجال میں یا کہیں اور تذکرہ نہیں۔ اہل سنت کتب میں جو تذکرہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ ابو احمد بن ابو عشاء کے ذریعے سے یہ خبر ملی ہے کہ ابو احمد عسکری کی طرف غلط روایات منسوب کرتا تھا۔ جس طرح صولی خود غلامی کی طرف اغلاط کو نسبت دیتا تھا۔ اور جس طرح غلامی تمام محدثین کی طرف سے خود غلط روایتیں بیان کرتا تھا۔ لسان المیزان جلد 5 ص 428 عون بن محمد کندی اخباری تھے۔ ان سے سوائے صولی اور کسی نے روایت نہیں لی۔ لسان المیزان جلد 4 ص 388۔

جب راوی ہی ضعیف ناقابل اعتبار ہوں تو پھر دیوار تحقیق اس پر کیسے استوار ہو سکتی ہے۔ یہ تھے دو حساب سو بے باک ہو گئے۔

فصل دوم۔ حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا کی  
مدینہ منورہ آمد

Presented by [www.ziaraat.com](http://www.ziaraat.com)



15 ہجری میں ہوئی ہے اور تخت نشینی کے وقت یعنی 16 ہجری کے شروع میں یزدجرد کی عمر 22 سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور وہ عرب جیسے گرم ملک کا باشندہ نہیں تھا کہ 14 سال کی عمر میں عورتوں سے مباشرت کے قابل ہو جاتا۔ ضرور 17-18 سال کی عمر میں اس کی شادی ہوئی ہوگی۔ اب اگر جناب شہربانو یزدجرد کی پہلی اولاد بھی مانی جائیں اور یزدجرد کے اٹھارہویں سال بھی پیدا ہوئی ہوں تو فتح مدائن کے وقت ان کی عمر کسی طرح پانچ چھ سال سے زائد نہیں ہو سکتی۔ اس وقت حضرت عمر کا ان کو امام حسینؑ کی زوجیت کے لئے مختار کیا جناب امیر کا خرید کر امام حسینؑ سے ان کی شادی کرنا بالکل خلاف عقل ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی اس وقت ہوئی جب آپ 25 سال کے تھے۔ جناب امیرؑ کی شادی بھی اس وقت ہوئی جب آپ 25 سال کے تھے۔ پھر امام حسینؑ کے ساتھ یہ دشمنی کیوں کی جاتی کہ جب آپ نہ 25 سال کے ہوئے نہ 20 سال کے نہ 18 سال کے بلکہ صرف 12 سال کے تھے کہ شہربانو آپ کے حوالہ کر دی جاتیں! غرض کسی طرح حضرت عمر کے زمانہ میں شہربانو کا مدینہ آنا اور حضرت امام حسینؑ کی زوجیت میں داخل ہونا درست معلوم نہیں ہوتا۔ زمانہ حال کے نامور مورخ شمس الغمما مولوی شبلی نعمانی صاحب کی تحقیق بھی یہی ہے۔ لکھتے ہیں ”اس موقع پر حضرت شہربانو کا قصہ جو غلط طور پر مشہور ہو گیا ہے۔ اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ جب فارس فتح ہوا تو یزدجرد شہنشاہ فارس کی بیٹیاں گرفتار ہو کر مدینہ میں آئیں۔ حضرت عمر نے عام لونڈیوں کی طرح بازار میں ان کے بچنے کا حکم دیا لیکن حضرت علیؑ نے منع کیا کہ خاندان شاہی کے ساتھ ایسا سلوک جائز نہیں۔ ان لونڈیوں کا قتل نہ کیا جائے۔“

کسی کے اہتمام اور سپردگی میں دی جائیں اور اس سے ان کی قیمت اعلیٰ سے اعلیٰ شرح پر لی جائے۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے خود ان کو اپنے اہتمام میں لیا اور ایک امام حسینؑ کو ایک محمد بن ابی بکر کو ایک عبداللہ بن عمر کو عنایت کیں۔ اس غلط قصہ کی حقیقت یہ ہے کہ زخمخری نے جس کو فن تاریخ سے کچھ واسطہ نہیں۔ ربیع الاول میں اس کو لکھا اور ابن خلکان نے امام زین العابدینؑ کے حال میں یہ روایت اس کے حوالہ سے نقل کر دی لیکن یہ محض غلط ہے اولاً تو زخمخری کے سوا طبری ابن اثیر۔ یعقوبی۔ بلاذری۔ ابن قتیبہ وغیرہ کسی نے اس واقعہ کو نہیں لکھا اور زخمخری کا فن تاریخ میں جو پایہ ہے وہ ظاہر ہے اس کے علاوہ تاریخی قرائن اس کے بالکل خلاف ہیں۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں یزدجرد اور خاندانِ پشاهی پر مسلمانوں کو مطلق قابو نہیں حاصل ہوا۔ مدائن کے معرکہ میں یزدجرد۔ مع تمام اہل و عیال کے دار السلطنت سے نکلا اور حلوان پہنچا۔ جب مسلمان حلوان پر چڑھے تو وہ اصفہان بھاگ گیا اور پھر کرمان وغیرہ میں ٹکراتا پھرا۔ مرو میں پہنچ کر 30 ہجری میں جو حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ ہے مارا گیا۔ اس کی آل و اولاد اگر گرفتار ہوئے ہوں گے تو اسی وقت گرفتار ہوئے ہوں گے۔ مجھ کو شبہ ہے کہ زخمخری کو یہ بھی معلوم تھا یا نہیں کہ یزدجرد کا قتل کس عہد میں ہوا۔ اس کے علاوہ جس وقت کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے اس وقت امام حسین علیہ السلام کی عمر 12 سال کی تھی کیوں کہ جناب مدوح ہجرت کے پانچویں سال پیدا ہوئے اور فارس 17 ہجری میں فتح ہوا۔ اس لئے یہ امر بھی کسی قدر مستبعد ہے کہ حضرت علیؑ نے ان کی نابالغی میں ان پر اس قسم کی عنایت کی ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک شہنشاہ کی اولاد کی قیمت نہایت گراں قدر مائی ہوگی اور حضرت علیؑ کی نہایت زیادتی اور نفرت

زندگی بسر کرتے تھے۔ غرض کسی حیثیت سے اس واقعہ کی صحت پر گمان نہیں ہو سکتا۔ (الفاروق جلد 2 ص 172) مذکورہ بالا وجہ کے علاوہ ایک اور زبردست وجہ ایسی ہے جس سے اس قصہ کا غلط ہونا یقینی ہو جاتا ہے وہ یہ کہ جناب امیرؑ کے دو صاحبزادے تھے۔ امام حسنؑ و امام حسینؑ اور 16 ہجری میں دونوں نابالغ تھے لیکن امام حسنؑ پھر بھی بڑے تھے۔ اگر جناب امیرؑ نے اپنے فرزند سے شادی کے لئے جناب شہربانو کو تجویز بھی کیا تو حضرت امام حسنؑ کو کیوں نہیں دیا۔ یا حضرت ہی سے شادی کیوں نہیں کی؟ بڑے لڑکے کی فکر پہلے ہوتی ہے۔ پس اگر واقعاً جناب شہربانوؑ 16 ہجری میں مدینہ آئیں اور حضرت عمر حضرت امیر المومنینؑ علی علیہ السلام کے فرزند کو مرحمت فرماتے تو یہ بڑے صاحبزادے امام حسنؑ کے حصہ میں آتیں نہ امام حسینؑ کے۔ رہی دوسری روایت کہ حضرت امیر المومنینؑ کی ظاہری خلافت میں آپ آئیں اور حضرتؑ نے امام حسینؑ سے ان کی شادی کر دی۔ یہ البتہ ایسی ہے جو نقل اور عقل سے صحیح ثابت ہوتی ہے مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے حریت بن جابر جعفی کو بعض بلاد (مشرق) خراسان کا دالی مقرر کر کے بھیجا اور حریت نے یزدجرد کی دو بیٹیاں حضرت کی خدمت میں ایران سے بھیجیں۔ حضرت نے ایک بیٹی شہربانوؑ اپنے صاحبزادے امام حسینؑ کو دی اور دوسری بیٹی گیہان بانو محمد بن ابی بکر کے حوالہ کی۔ جناب شہربانوؑ سے حضرت امام زین العابدینؑ اور گیہان بانوؑ سے قاسم بن محمد پیدا ہوئے (روضۃ الصفا جلد 3 صفحہ 9 مطبوعہ نو لکثور علامہ ارغلی نے کشف الغمہ مطبوعہ ایران ص 201 میں علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے اعلام الوریٰ 151 میں نیز جامع التواریخ صفحہ 149 و عمدة الطالب ص 171 میں بھی اسی روایت کو نقل کیا ہے)

دوسری کتب تاریخ و حدیث میں بھی یہی روایت ہے اور عقلاً بھی اس کی صحت پر گمان ہوتا ہے کیونکہ جناب امیرؑ کی خلافت 36 ہجری سے 40 ہجری تک تھی۔ اس زمانہ میں جناب شہر بانو کی عمر بھی کافی تھی اور حضرت امام حسینؑ بھی تئیس سال سے زیادہ عمر کے تھے۔ اور حضرت امام حسنؑ کی شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی۔

ملاحظہ فرمائیں! تاریخ آئمہ ص 283/285 مطبوعہ لاہور

## باب دوم:-

## اصداف طاہرہ

اعلیٰ ظرف ہمیشہ اعلیٰ مظروف کے لئے ہوتا ہے جتنی اعلیٰ اور قیمتی شے ہوگی اس کا ظرف بھی اعلیٰ اور نفیس ہوگا۔ پروردگار مطلق نے حجت خدا کو جب لباس بشری میں ملبوس کر کے کرہ ارض پر رہنے والوں میں بھیجنا چاہا تو اس نور اقدس کو جو کہ طیب و طاہر بلکہ مطہر ہے۔ اس کے حاملین کو بھی طاہر و مطہر بنایا اور اصداف طاہرہ سے اس کے نور کی کرہ ارض پر تجلی فرمائی۔ اس مسئلہ پر براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ وارد ہیں ان سے چند دلائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

طاہرہ و مطہرہ کا معنی کیا ہے؟

ارشادی باری تعالیٰ ہے۔

واذ قالت الملائکہ یا مریم ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک

علیٰ نساء العالمین 3 سورہ آل عمران آیت 42

رئیس المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی قدس سرہ ترجمہ فرماتے ہیں۔

یاد آور وقتی را کہ ملائکہ گفتند ای مریم بدرستہ خدا تو را برگزیدہ و توفیق عبادت و بندگی با ولادت حضرت عیسیٰ اور مطہر و پاکیزہ گردانند تو را از لوث معصیت و کفر و اخلاق ناپسندہ و کثافات خون حیض و نفاس و استخاضہ و برگزیدہ تو را از زبانی دار بر زنان

کتاب شریف حیات القلوب جلد اول ص 387 مطبوعہ ایران

یعنی اس وقت کو یاد کرو جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ پروردگار نے آپ کو توفیق عبادت و بندگی اور ولادت عیسیٰؑ کے ساتھ چن لیا اور مطہر اور پاک فرمایا ہے آپ کو کفر و اخلاق اور عادات ناپسندہ سے ملوث ہونے اور کثافات خون حیض و نفاس و استحاضہ سے اور چن لیا ساتھ زیادہ فضیلت کے عالمین کی خواتین پر۔

رئیس المحدثین نے طہرک کا معنی معصیت و اخلاق ناپسندہ کے ساتھ ملوث ہونے کثافت خون حیض و نفاس استحاضہ سے پاک ہونا مراد لیا ہے۔ حجت خدا کی والدہ کو خود خداوند عالم کثافات حیض و نفاس سے طاہر و مطہر فرماتا ہے۔ اور عوارض نسوانیہ سے پاک مندرہ معظمہ مجملہ کو احادیث و روایات اور زیارات میں طاہرہ کہا گیا ہے۔ جس کا ثبوت ہم پیش کر رہے ہیں۔

### پہلی دلیل :-

حضرت حوا سلام اللہ علیہا مطہرہ ہیں

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام عمل ام داودؓ میں فرماتے

ہیں۔

(جو رجب المرجب کو کیا جاتا ہے۔ تمام کتب ادعیہ میں موجود و مشہور ہے)

صلوات علی حوا میں وارد ہے

اللهم صل علی امنّا حوا المطہرة من الرجس المصفاة من

الدينس المفضلة من الانس المترددة بين محال القدس

ذوالعادس 27 مطبوعہ ایران

اے اللہ درود بھیج ہماری والدہ گرامی حوا سلام اللہ علیہا پر جو کہ مطہرہ ہے  
رجس سے اور مصفات ہیں ہر دنس سے انسانوں میں مفضلہ ہے اور مترددہ محال  
قدس الہیہ ہے۔

## دوسری دلیل :-

حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا طاہرہ و مطہرہ ہیں

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان

لم ازل نیقلنی اللہ من اصلاب الطاہرین الی ارحام المطہرات  
حتی اخرجنی من عالمکم ہذا۔

اعتقادات صدوق ص مطبوعہ قم ایران

ریاحین الشریعہ جلد دوم ص 389 مطبوعہ ایران

یعنی میرا نور ہمیشہ اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ میں منتقل ہوتا رہا یہاں  
تک کہ اس ظاہری عالم میں آگیا۔

حتی اخرجنی من عالمکم ہذا کا اصلی معنی کیا ہے

اس حقیقت نورانی اور مقام معنوی کو آیت اللہ امام خمینی طاب ثراہ نے ان

الفاظ میں بیان فرمایا کہ

”ایشانند قبلہ کل عالم در ہر عالمی از عوالم بر حسب اہل آل تا آنکہ ظاہر

شدند در عالم جسمانی بہیکل بشری خلقکم اللہ انواراً فجعلکم بعد شہ



مصدقین حتی من علینا بکم فجعلکم فی بیوت اذن اللہ ان ترفع  
ویذکر فیہا اسمہ“

ملاحظہ فرمائیں!

پرواز در ملکوت جلد اول ص 274 مطبوعہ ایران

حضرات معصومین علیہم السلام ہر عالم کیلئے قبلہ رہے اور ہر عالم میں اس عالم کے مطابق ظہور پذیر ہوتے رہے حتیٰ کہ اس عالم جسمانی میں بشری شکل میں ظاہر ہوئے جیسا کہ زیارت جامعہ میں ہے۔ اے آل محمدؑ آپ کو اللہ نے نور پیدا کیا۔ جو اس کے عرش کو گھیرے ہوئے تھا حتیٰ کہ آپ کی بدولت ہم پر یہ احسان فرمایا کہ آپ کو عرش سے نازل فرما کر ان گھروں میں اتار کر ٹھہرا دیا جن کی تعظیم کا اس نے حکم دیا اور یہ حکم دیا کہ صبح و شام ان گھروں میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے“

### تیسری دلیل :-

امام در حق او میفرماید

واللہ مافی بنات مکہ مثلہما لانہا المتحشمة ونفسہا طاہرة  
مطہرة عفیفة ادیبة فصیحة بلیغة وقد کساہا اللہ جمالا لایوصف  
ملاحظہ فرمائیں! ریا حین الشریعہ جلد دوم ص 387 مطبوعہ ایران

امام معصومؑ نے ان کے حق میں فرمایا کہ مخدومہ عالیہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا خدا کی قسم خواتین مکہ میں ان کے مثل کوئی نہ تھی کیونکہ آپ بے مثل جلال و احتشام کی مالکہ تھیں جن کا نفس طاهر و مطہر تھا وہ عفیفہ پاک باز ادیبہ فصیحہ

## چوتھی دلیل :-

### حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کا آخری بیان

حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کا جب وقت وفات آیا تو مخدومہ عالیہ نے کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ ارشاد فرمایا!

کل حی میت وکل جدید بال وکل کثیر یفنی وانا میة و ذکر ی  
باق و قد ترکت خیراً ولدت طہراً والسلام

ملاحظہ فرمائیں! ریاحین الشریعہ جلد دوم ص 387 مطبوعہ ایران  
یعنی ہر زندہ کے لئے موت ہے اور ہر نئی چیز نے بوسیدہ و پرانا ہونا  
ہے۔ اور ہر کثرت کے لئے فنا ہے میں مرنے والی ہوں لیکن میرا ذکر ہمیشہ باقی رہے گا  
کیونکہ ایک نیک اور طاہر اولاد چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ والسلام

## پانچویں دلیل :-

### حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کی طہارت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی والدہ گرامی حضرت فاطمہ بنت اسد  
سلام اللہ علیہا کی زیارت جو آپ کی وفات کے دن یعنی بارہ رجب المرجب کو جنت البقیع  
میں پڑھی جاتی ہے اس میں وارد ہے۔

السلام عليك وعلى روحك وبدنك الطاهر

بحار الانوار جلد 100 ص 219 مطبوعہ بیروت

مفتاح الجنان ص 559 مطبوعہ ایران

سلام ہو آپ پر اور آپ کی پاکیزہ روح اور طاہر بدن پر۔ یعنی اس جسم نازنین پر جو ہر رجس سے پاک ہے

## مثیل مسیح

قال جابر بن عبد اللہ الانصاری سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن میلاد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ اسلام فقال آہ آہ لقد سالتنی خیر مولود ولد بعدی علی سنة المسیح علیہ السلام

روضة الواعظین ص 77 مطبوعہ ایران

حار الانوار جلد 35 ص 10 مطبوعہ بیروت

جناب جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میلاد حضرت امیر المومنینؑ کے متعلق سوال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہ کے بعد فرمایا تم نے مجھ سے مولود خیر کے متعلق سوال کیا ہے جو میرے بعد مسیح ابن مریم علیہ السلام کے طرح پیدا ہوا ہے۔

## ولادت مسیح علیہ السلام اور نکات معنوی

### نکتہ اول

(۱) حضرت مریم علیہا السلام کے پاس جناب جبرئیلؑ آئے اور ایک پھونک ماری۔ تین گھنٹے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ ریاحین الشریعہ جلد پنجم

جناب جبریل امین بٹری لباس میں ظاہر ہوئے اور حضرت مریمؑ کے گریبان پر پھونک ماری درہمان ساعت مریم حاملہ شد درہمان ساعت ولد در رحم او بحال رسید

اسی وقت مریم سلام اللہ علیہا حاملہ ہوئیں اور اسی وقت حمل مسیح کمال کو پہنچ گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ 9 گھنٹے بعد ولادت مسیح ہو گئی یعنی ہر ماہ ایک گھنٹے میں تبدیل ہو گیا۔

تفسیر صافی جلد دوم ص 41 مطبوعہ ایران

تفسیر شریف لاہیجی جلد سوم ص 12 مطبوعہ ایران

یقیناً آئمہ اہل بیتؑ تمام انبیاءؑ ماسبق پر فضیلت رکھتے ہیں تو ماننا پڑے گا اگر حضرت مسیحؑ کی والدہ گرامی حیض و نفاس سے طاہرہ مطہرہ ہیں تو پھر حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی والدہ ہوں یا دیگر آئمہ اطہار کی امہات صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ یہ سب مخدرات حیض و نفاس سے پاک و پاکیزہ اور طیبہ و طاہرہ ہیں۔ اسی حدیث میں جس کی ایک سطر ہم نے شروع میں بیان کی اس میں وارد ہے۔

ثم نقلنا من صلبه فی الاصلاب الطاهره والی الارحام الطیبه  
یعنی ہمارے انوار اصلاب طاہرہ و ارحام مطہرہ طیبہ میں منتقل ہوتے ہیں۔

بحار الانوار جلد 35 ص 10 سطر 11/10

(ب) دوسری روایت میں جو کہ محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ نفخ روح کے ایک گھنٹے بعد ولادت مسیح ہوئی۔

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام پیدائش میں انسانی مراحل سے نہیں گذرے یہ ان کی فضیلت تمام نوع انسان پر مسلم و ثابت ہے حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام انبیاءؑ ماسبق پر فضیلت رکھتے ہیں۔ لہذا ان کا ورود مسعود یقیناً ولادت مسیح سے بھی افضل و اشرف ہے۔

نکتہ سوم  
حضرت مریم علیہا السلام کو تکلیف بھی محسوس ہوئی مگر امہاتِ آمنہؑ علیہم السلام اس سے پاک ہیں۔

نکتہ چہارم

حضرت مریم علیہا السلام کو پیدائش مسیحؑ کے وقت بیت المقدس چھوڑنے کا حکم تھا مگر ابو الامیہؑ کی والدہ گرامی نے کعبہ میں وہ شرف حاصل کیا جو تمام عوالم میں کسی کو بھی حاصل نہیں ہوا۔

نکتہ پنجم

چونکہ حضرات محمدؑ و آل محمد علیہم السلام جمیع عوالم امکانیہ علویہ و سفلیہ پر حجت خدا ہیں دیگر عوالم میں رہنے والی مخلوق کے مراحل پیدائش ہم سے مافوق اور جدا ہیں لیکن ظہور حجت خدا تمام عوالم میں ثابت ہے لہذا ان عوالم میں حضرات طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی تجلیات و تشرفات کیسے ہیں؟ اس کی حقیقت کے بیان سے ہماری زبان قاصر ہے۔

گویند خلق غایم بنائے تو یا علیؑ

## چھٹی دلیل :-

بتول کبریٰ علیہا السلام معدن عصمت و طہارت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس بی بی کو حیض و نفاس نہ ہو اسے بتول کہتے ہیں بات انبیاء کے لئے حیض مکروہ ہے۔  
معانی الاخبار ص 64 حدیث 17 مطبوعہ ایران  
بحار الانوار جلد 43 ص 15 مطبوعہ بیروت لبنان  
عوالم العلوم و المعارف جلد ششم ص 34 مطبوعہ ایران

## ساتویں دلیل :-

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں انما سمعت فاطمہ بنت محمد الطاہرۃ لطہار تھا من کل دنس و طہار تھا من کل رفت و مارات  
قط یوماً حمرة ولا نفاساً  
ملاحظہ فرمائیں :-

بحار الانوار جلد 43 ص 19 حدیث 20 مطبوعہ بیروت  
عوالم العلوم و المعارف جلد 6 ص 35 مطبوعہ ایران

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا  
طاہرہ و مطہرہ ہیں ہر نجاست و کثافت سے اور طاہرہ و پاکیزہ ہیں ہر رفت سے اور ان کا  
کبھی نہ حیض دیکھا گیا اور نہ خون نفاس۔

رفت کا معنی کیا ہے

(ا) احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكمن هن لباس لكم

سورہ بقرہ آیت 187

ماہ صیام کی راتوں میں اپنی عورتوں سے مباشرت تمہارے لئے حلال ہے کہ وہ تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں۔

(ب) فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في

الحج سورہ بقرہ آیت 197

جب حج کی نیت سے احرام باندھ لے تو نہ بیوی کے ساتھ جماع اور نہ کوئی گناہ اور نہ جنگ و جدال الخ

## رفث کا معنی 'جماع' ہے

قرآن کی آیات کی روشنی میں رفث جماع و مباشرت کو کہا گیا ہے اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے متعلق حدیث میں واضح موجود ہے طہارتھا من کل رفث۔ معصومہ عالیہ ہر رفث سے طاہرہ مطہرہ ہے۔

خانہ عصمت و طہارت دیگر لوگوں کی عادات و مراحل ولادت سے مافوق ہے اس حقیقت معنوی کو پروردگار نے اس طرح واضح فرمایا ہے۔

مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان (سورة الرحمن)  
اللہ تعالیٰ نے دو بحر جاری فرمائے جن کے درمیان حد فاصل ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

تمام شیعہ مفسرین اور اہل سنت مفسرین نے بھی لکھا ہے کہ بحر میں سے مراد

بینہما برزخ سے مراد حجاب عصمت ہے حصول اولاد کے لئے نوع انسان کے مرد اور عورت تو جماع کرتے ہیں مگر نوع لاهوتی کے افراد ان افعال حیوانیہ سے منزہ و مبرہ ہیں مرج البحرين - يلتقيان بینہما برزخ لایبغیان بحر علی و بحر فاطمی ملے نہیں کیونکہ درمیان میں برزخ کبریٰ ہے مگر۔ یخرج منهما اللؤلؤ والمرجان حسین علیہم السلام ظاہر ہوئے ہیں یہ سراسر ہے جسے نہ تو سمجھا جاسکتا ہے نہ سمجھایا جاسکتا ہے اس مقام معنوی کے متعلق کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

ان امرنا سرفی سروسر مستسرو سرہ یفید الاسر وسر علی  
سروسر مقنع بسر

بصائر الدرجات جز اول ص 28

تحقیق ہمارا امر راز در راز ہے اور وہ راز پوشیدہ ہے اس راز کو کوئی نہیں جانتا  
مگر وہ راز در راز ہے“

(ب) دوسری حدیث میں فرمایا۔

ان امرنا هو الحق وحق الحق وهو الظاهر وباطن الباطن وهو  
السر وسراسر وسر المستسر وسر مقنع بالسر

بصائر الدرجات جز اول ص 29

ہمارا امر حق ہے اور حق الحق ہے اور وہ ظاہر ہے اور اس کا باطن، اور باطن کا باطن ہے اور وہ راز ہے اور راز پوشیدہ اور اس راز کو کھولا نہیں گیا۔



خاندان عصمت و طہارت کے احوال ازدواج و اولاد نوع

انسانی سے مافوق ہیں

چونکہ حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام خلق اول ہیں للذاوہ تمام دنیاوی معاملات میں نوع انسانی سے مافوق ہیں اس سلسلہ میں فرامین معصوم علیہ السلام زیب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(الف) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاذعان

نزهونا عن الربوبية وارفعوا عنا حظوظ البشرية یعنی الحظوظ التي تجوز عليكم فلا يقاس بنا احد من الناس -

مشارق انوار اليقين ص 69 مطبوعہ بیروت لبنان

بحر المعارف ص 400 مطبوعہ ایران

القطره من حمار المناقب النبی العترۃ جلد 1 ص 87 مطبوعہ نجف

اشرف

طوابع الانوار ص 43 مطبوعہ ایران

ہمیں منزل توحید سے نیچے رکھو اور ان لوازمات بشریہ سے بلند رکھو جو تمہارے لئے ہیں اور نوع انسانی کے افراد میں کسی سے بھی ہمارا قیاس نہیں ہو سکتا۔

افادہ

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان

واجب الاذعان سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ لوازمات بشری جو نوع انسان کے لئے ہیں اہل بیتؑ عصمت و طہارت ان لوازمات و کشفات سے دور ہیں لوازمات بشریہ میں مباشرت، جماع، اور رحم مادر میں انعقاد نطفہ اور دیگر مراحل ہیں مگر حضرات طاہرین علیہم السلام ان تمام مراحل اور لوازمات توالد و تناسل سے مافوق ہیں۔

## حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا دوسرا فرمان حق بنیان

ان میتنا اذامات لم یمت ومقتولنا لم یقتل وغائبنا اذا غاب لم یغیب ولا نلد ولا نولد فی البطون ولا یقاس بنا احد من الناس  
ملاحظہ فرمائیں!

مشارق انوار الیقین ص 161 مطبوعہ بیروت

تحقیق ہمارا مرنے والا مرتا نہیں زندہ ہوتا ہے اور ہمارا مقتول عام مقتول نہیں بلکہ شہید ہے اور ہمارا غائب غائب نہیں وہ حاضر و ناظر ہے اور ہمارا پیدا ہونے والا شکم مادر سے پیدا نہیں ہوتا اور نوع انسانی کے افراد کے ساتھ ہمارا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

## انسانی مراحل ولادت سے مافوق

عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال ان مولانا

امیر المومنین علیہ السلام دخل علی الحنفیہ ذات یوم فقامت وقالت

یا مولای انی اشتہی ولداً لیكون خلفاً لی من بعدک قال  
فامر امیر المومنین علیہ السلام یدہ علی کفہا وقال احملی محمداً  
فحملت ثم قال لہا ضعی محمداً فوضعتہ اسرع من طرفۃ عین  
ملاحظہ فرمائیں!

الدمعة السابعة جلد دوم ص 269 مطبوعہ بیروت

مجمع النورین کتاب ملائکہ جلد اول ص 232/233 مطبوعہ ایران

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام جناب خولہ حنفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے مخدومہ عالیہ  
استقبال و اکرام میں کھڑی ہو گئیں اور عرض کیا اے میرے مولاد آقا میری خواہش  
و تمنا ہے کہ میرا بیٹا ہو۔ اسی وقت امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے کندھے پر ہاتھ  
رکھا اور فرمایا! احملی محمد! محمد کی حاملہ ہو جا شنزادی خولہ اسی لمحہ حاملہ ہوئیں پھر فرمایا!  
محمد حنفیہ کی ولادت ہو اس وقت طرفۃ العین کی یعنی آنکھ جھپکتے ہی محمد حنفیہ کی ولادت  
ہو گئی۔ اللہم صل علی محمد و آل محمد

## آفتاب حقیقت کی ضیاء باری

مندرجہ بالا روایت سے یہ حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح واضح و آشکار  
ہو جاتی ہے کہ حضرات اہل بیت علیہم السلام دنیا میں ظہور فرماتے ہیں انسانی لوازمات  
و مراحل ولادت سے نہیں گزرتے۔ حضرت محمد حنفیہ امام نہیں ہیں جب اس خاندان  
کے غیر امام کی ولادت لوازمات بشریہ سے مافوق ہے تو پھر جو ذوات قدسیہ مند مقدس

لامت پر رونق افروز ہیں جن کے فرق اقدس پر ولایت کلیہ الہیہ کا تاج مرصع جگمگا رہا ہے اور خلافت الہیہ کی ردا جن کے دوش مبارک پر ہے وہ حقیقتاً نوع انسانی سے مافوق ہیں لوازمات بشری اور مراحل ولادت و کثافات و نجاسات سے منز او مبرا پاک و پاکیزہ ہیں۔

## مباشرت والی روایات پر جرح و تعدیل

### مقصرین کا استدلال اور اس کا ابطال

اکثر مقصر مولوی صاحبان حضرات طاہرین علیہم السلام کو اپنے جیسا نوع بشر کا فرد ثابت کرنے کے لئے جب مذہبی حرکات کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں تو پھر اصول کافی کتاب الحجت کے باب 92 سے چند روایات پیش کرتے ہیں جن میں مباشرت اور جماع کے الفاظ ملتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان چاروں روایات کی علم رجال کی روشنی میں تضعیف پیش کرتے ہیں تاکہ آئندہ کوئی بے دین ملاں ایسی شرمناک اور غلیظ روایت کو پیش نہ کر سکے۔

### پہلی روایت :-

ابو بھیرؑ سے مروی ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر حج کیا۔ جس سال ان کے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے جب ہم مقام ایاء میں اترے اور صبح کا ناشتہ جو عمدہ بھی تھا اور مقدار میں زیادہ بھی ہم سب کے سامنے رکھا گیا تو حمیدہؑ (مادر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا قاصد آیا اور کہا حمیدہ کہتی ہیں کیا آپؑ نے عالم غربت میں مجھے بھلا دیا۔ میں وہ آثار باری ہوں جو میں لاؤں

ولادت پایا کرتی ہوں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس لڑکے کی ولادت سے مجھے بے خبر نہ رکھنا یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے ساتھ چلے گئے جب واپس آئے تو اصحاب نے کہا۔ خدا آپ کو خوش رکھے حمیدہ نے آپ کو کیوں بلایا تھا؟ فرمایا! خدا نے ان کو صحیح سالم رکھا اور مجھے وہ لڑکا عطا فرمایا جو اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہے اور حمیدہ نے مجھے ایسے امر کی خبر دی جسے انہوں نے سمجھا کہ میں نہیں جانتا حالانکہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے کہا۔ حمیدہ نے کیا بات بتائی فرمایا۔ انہوں نے کہا۔ جب وہ بطن سے جدا ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں نے حمیدہ خاتون سے کہا یہ علامت ہے رسولؐ اور اس کے بعد کے وصی کی۔ میں نے کہا وہ کیا علامت ہے جس کا تعلق رسولؐ اور وصی رسول سے ہے فرمایا جب وہ رات آئی جس میں میرے پرداد کا نطفہ قائم ہوا تو ایک آنے والا (فرشتہ) ایک پیالہ میں ایسا شربت لے کر آیا۔ جو پانی سے زیادہ رقیق مکھن سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور دودھ سے زیادہ سفید، وہ ان کو پلایا اور جماع کا حکم دیا۔ پس انہوں نے ایسا کیا تو میرے جد کا نطفہ قرار پایا۔

جب وہ رات آئی جس میں میرے باپ کا نطفہ قرار پایا تو آنے والا (فرشتہ) میرے دادا کے پاس آیا جس طرح پرداد کے پاس آیا تھا اور ان کو وہی پلایا جو پرداد کو پلایا تھا اور وہی حکم دیا۔ پس انہوں نے جماع کیا اور میرے باپ کا نطفہ قرار پایا اور جب وہ رات آئی جس میں میرا نطفہ قرار پایا اور میرے باپ کو بھی وہی صورت پیش آئی اور جب میرے بیٹے کے حمل کا وقت آیا تو یہی صورت میرے لئے پیش آئی۔ میں نے بھی ایسا ہی کہا۔ میں خوش ہوا کہ خدا مجھے بنادے گا۔ پس میں نے جماع کیا میرے پاس یہی

حمل قرار پایا پس یہ تمہارا امام ہے۔

روایت پر رجالی جرح

اس کے راوی محمد بن سلیمان الدیلیمی ہے۔

علامہ نجاشی فرماتے ہیں محمد بن سلیمان بن عبد اللہ الایجی ضعیف جد انہایت ہی ضعیف ہے۔

رجال نجاشی جلد 2 ص 249

اصول کافی کتاب الحج باب 92 حدیث اول باب موالید الائمہ

(1) سرکار علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے

ملاحظہ فرمائیں! امرأة العتول جلد 4 ص 259

تحت عرش پانی والی روایت

## دوسری روایت :-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امام کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ تحت عرش سے پانی لے جا کر اسے پلا آئے۔ اس طرح امام کو اس سے پیدا کرتا ہے۔ امام چالیس دن رات اس طرح شکم مادر میں رہتا ہے کہ وہ کسی کی آواز نہیں سنتا اس کے بعد وہ کلام سننے لگتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو یہی فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے تمت کلمة ربك صدقا وعدلا الخ جب پہلا امام انتقال کر جاتا ہے تو موجودہ امام کے لئے نور کا ایک منارہ بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ اعمال خلاق کو دیکھتا ہے اور اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ اس کے وجود سے حجت تمام

کرتا ہے۔

### رجالی جرح

اس کا راوی موسیٰ بن سعد ان ہے:

علامہ نجاشی فرماتے ہیں موسیٰ بن سعد ان الحماط ضعیف الحدیث ہے۔

رجال نجاشی جلد 2 ص 335

اصول کافی کتاب الحجۃ باب 92 حدیث دوم

(2) علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

مرآۃ العقول جلد 4 ص 263

### تیسری روایت :-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ امام سے امام پیدا کرے اور فرشتے کو بھیجتا ہے وہ تخت عرش سے پانی لا کر پلاتا ہے امام رحم مادر میں چالیس روز تک کوئی کلام نہیں سنتا۔ اس کے بعد سنتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو خدا اسی فرشتے کو بھیجتا ہے جس نے پانی پلایا تھا وہ اس کے داہنے بازو پر لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب وہ صاحب امر امامت بنتا ہے تو خدا ہر شہر میں اس کے لئے ایک منارہ نور پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

راوی پر جرح :-

اس کا راوی یونس بن ظبیان ہے۔

علامہ نجاشی فرماتے ہیں

یونس بن ظبیان مولیٰ ضعیف جد الایمتہ الی مارواہ

رجال نجاشی جلد دوم ص 423

(3) اسی باب کی تیسری روایت بھی ضعیف ہے۔ مرآۃ العقول جلد 4

ص 264

### چوتھی روایت :-

ابو اسحاق بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب اماموں کی مائیں حاملہ ہوتی ہیں تو ان کو ایک قسم کی سستی غشی سے ملتی جلتی لاحق ہوتی ہے اگر نطفہ دن میں قرار پاتا ہے تو پورے دن رہتی ہے اور اگر رات میں استقرار ہوتا ہے تو تمام رات۔ پھر وہ خواب میں ایک مرد کو دیکھتی ہے جو بشارت دیتا ہے ایک علیم و حلیم لڑکے کی۔ پس اس سے حاملہ خوش ہوتی ہے اور جب خواب سے بیدار ہوتی ہے تو اسے گھر کے دائیں طرف سے ایک آواز سنائی دیتی ہے تم کو علیم و حلیم لڑکے کی بشارت ہو۔ اب وہ اپنے بدن میں ہلکا پن محسوس کرتی ہے اور پہلو و شکم میں کشادگی محسوس کرتی ہے جب نو ماہ گزر جاتے ہیں تو اپنے گھر میں شدید جھٹکا محسوس کرتی ہے۔

راوی پر جرح

احمد بن محمد بن عبد اللہ مجہول

رجال ماقتانی جلد 1 ص 88

عبد اللہ بن ابرہیم المدائنی مجہول ہے



”اشهدو انك كنت نورافى الاصلاب الشامخة والا رحام المطهرة“ میں گواہی دیتا ہوں یعنی آپ کا نور صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے۔

ظہور امام کی کیفیت ایسا راز ہے جس کو امہاتِ آمنہؑ کے ساتھ رہنے والے بھی نہ جان سکے

آنہویں دلیل :-

ظہور امام حسینؑ علیہ السلام

اس رات جناب ام سلمہؓ ام المومنین اور آنحضورؐ کی پھوپھی جناب صفیہ بنت عبدالمطلبؓ بھی جناب سیدہؓ کے پاس تھیں جب دو شعبان کی رات ڈھلی۔ دختر رسول بستر سے اٹھیں۔ تجرید وضو کر کے مصلیٰ عبادت پر آئیں نماز پڑھی۔ اور مصروف تسبیح و تقدیس ہوئیں۔ جناب ام المومنین ام سلمہؓ اور جناب صفیہؓ بھی اٹھ گئی تھیں۔ وہ بھی مصروف عبادت تھیں کہ یکایک تمام مکان منور ہو گیا۔ اور حجرہ جناب زہراؑ میں ایک انتہائی حسین و جمیل نوجوان عورت داخل ہوئی۔ جناب سیدہ کو چونکہ علم تھا اس لئے نبیؐ فی تو پریشان نہ ہوئیں البتہ جناب ام سلمہؓ اور جناب صفیہؓ ذرا گھبرا گئیں۔

آنے والی مستور نے آتے ہی کہا۔ السلام عليك يا بنت خاتم الانبياء

السلام عليك يا سيدة النساء۔ انا حور من الجنة اسمی لعبہ بحکم

الرب لا ساعدك میرا نام لعبہ ہے میں جنت کی حور ہوں اور اللہ کے حکم سے آپ کے

تعاون کو آئی ہوں۔

میں نے یہی دیکھا کہ ہمارے اور جناب سیدہ کے مابین ایک حجاب سا جائل ہو گیا۔ چند لمحوں کے بعد حجاب ہٹا تو ہم نے دیکھا۔ شہزادہ کو نین سبز لباس میں ملبوس دوزانو تھا۔ انگشت شہادت سوئے آسمان بلند کر رکھی تھی اور کہہ رہا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہدان جدی محمد رسول اللہ واشہد ان ابی واخی اولیاء اللہ واشہدان امی سیدۃ نساء اہل الجنۃ لعنہ نے آگے بڑھ کر اٹھایا۔ خوشبوئے جنت لگائی پیشانی کا بوسہ لیا اور جناب سیدہ کو مبارک باد دی۔

تیسرے دن نبی کو نینؑ تشریف لائے اور فرمایا۔ یا ام ایمن۔ ایتنی ابنی اے ام ایمن میرا بیٹا میرے پاس لے آ۔ میرے بولنے سے پہلے جناب صفیہ نے کہا۔ آپ کے حکم کے مطابق ابھی تک ہم نے بچے کو غسل نہیں دیا۔ تھوڑا سا انتظار فرمائیں تاکہ ہم غسل دے لیں۔

آپ نے فرمایا یا عمتی ء انت تنظفیه ایتینی بہ قد نظف اللہ الملک الجبار۔ پھوپھی اماں! کیا میرے بچے کو آپ غسل دیں گی یہاں لایئے اللہ نے میرے بچے کو پاک و پاکیزہ بھیجا ہے۔

جناب صفیہ نے ہاتھوں پر اٹھایا۔ آنحضورؐ کے پاس لائیں۔ آپ نے ہاتھوں پر لیا۔ پیشانی پر بوسہ دیا۔ گلا چوما اور زبان نبوت دہن حسینؑ میں دے دی۔ جب حسینؑ سیر ہو گئے۔ تو مجھے واپس کیا۔ اور جب جانے لگے تو فرمایا۔

زہراؑ بیٹی بچے کو دودھ نہ پلانا۔ اسے میں ہی پالوں گا۔

تھے۔

حدیقتہ المعاجز (مخطوطہ)

نویں دلیل :-

اہل سنت کا تائیدی بیان

امام اہل سنت عبد الرحمن الصفوری شافعی لکھتے ہیں۔

اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ولادت امام حسنؑ کے وقت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس موجود تھی میں نے کوئی خون نہ دیکھا جو ولادت کے وقت زچہ سے دیکھا جاتا ہے۔

فقلت یا نبی اللہ لم آرفاطمة دما من حیض ونفاس فقال اما علمت ان فاطمة طاهرة مطهرة

میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نہ خون حیض دیکھا نہ نفاس۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تو نہیں جانتی میری بیٹی فاطمہ طاهرہ و مطہرہ ہے پاک و پاکیزہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں ازہتہ المجالس جلد دوم ص 239 مطبوعہ مصر

دسویں دلیل :-

حضرت امام علی ابن الحسین السجاد علیہ السلام

کی والدہ حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا

ام السادات حضرت شہربانوؑ سلام اللہ علیہا اینہ نور امامت و صدف ولایت

طاہرہ مطہرہ ہیں

آیت اللہ العظمیٰ شیخ علی اکبر نہاوندی قدس سرہ مجتہد اعظم

مشہد مقدس فرماتے ہیں

حضرت شہربانوؑ مثل حور حوران بہشت تھیں

ملاحظہ فرمائیں! انوار الموہب جز چہارم سبع المثنیٰ ص 5 مطبوعہ ایران

حوران بہشت کونہ حیض ہے نہ نفاس وہ کثافات ارضیہ سے پاک

وپاکیزہ ہیں پس صدف امامت جو مثل حوران بہشت ہے وہ بھی نجاسات

نسوانیہ سے طاہر و مطہر ہے۔

گیارہویں دلیل :-

مخدومہ عالیہ سیدہ فاطمہ بنت الحسن علیہ السلام

مادر گرامی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

آیت اللہ شیخ ذبیح اللہ محلاتی تحریر کرتے ہیں

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

كانت صديقة لم تدرك في آل حسن امرأة مثلهما

آپ ایسی صدیقہ تھیں کہ جن کی مثال آل حسن میں نہیں ملتی آپ

باعصمت خاتون تھیں علم و فضل شرف و حیاء و عفت میں ان سے بہتر کوئی نہ تھا اور کافی

ہے کہ آپ انصاف شجرہ طیبہ سے (شاخہائے) اعراق دوحہ عصمت تھیں  
ملاحظہ فرمائیں۔ ریاحین الشریعہ جلد سوم ص 15 مطبوعہ ایران

بارہویں دلیل :-

ارحام مطہرات

حضرت امام حسن امام زین العابدین امام محمد  
باقر امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی  
مشترکہ زیارت سے استدلال  
آئمہ جنت البقیع کی زیارت میں وارد ہے۔

انکم دعائے الدین وارکان الارض لم تزلوا بعین اللہ ینسخکم  
من اصلاب کل مطہرو ینقلکم من ارحام المطہرات لم تدنسکم  
الجاهلیۃ الجہلاء ولم تشرک فیکم فتن الہوا طبتم وطاب متبتکم من  
لکم الخ

مفاتیح الجنان ص 553

یعنی اے آئمہ آپ دین کے ستون ہیں زمین کے لنگر ہیں آپ ہمیشہ نگاہ  
قدرت میں محفوظ رہے اور پروردگار عالم آپ کو اصلاب طاہرین سے ارحام مطہرات  
میں منتقل کرتا رہا آپ خود بھی پاک و پاکیزہ ہیں اور آپ جہاں سے آئے وہ منبت بھی پاکیزہ  
ہے۔ یعنی پاکیزہ مقام سے آپ کی ولادت ہوئی۔ عوارض نسوانیہ حیض و نفاس کی  
نجاسات سے آپ مس تک نہیں ہوئے۔ زیارت کے جملے اس بات پر شاہد عدل

ہیں کہ امحاث آئمہ طیبہ و طاہرہ مطہرہ ہیں اور حیض و نفاس سے پاک و پاکیزہ ہیں۔

تیرھویں دلیل :-

حضرت حمیدہ بربریہ سلام اللہ علیہا

مادر گرامی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد

حميدة مصفاة من الادناس كسبيكة الذهب ماذالت الاملاك

تخرسها هي اديت الى كرامة من الله لي والحجته من بعدي

ملاحظہ فرمائیں :-

اصول کافی شریف کتاب الحجّت جلد دوم ص 387 مطبوعہ ایران

خار الانوار جلد 48 ص 6 مطبوعہ لبنان بیروت

عوالم العلوم والمعارف جلد 21 ص 15 مطبوعہ تہران

جلاء العیون ص 525 مطبوعہ تہران

دمعة الساجدة جلد ہفتم ص 7 مطبوعہ بحرین

ریاحین الشریعہ جلد سوم ص 20-19 مطبوعہ تہران

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا حمیدہ پاک و پاکیزہ ہے ہر میل

اور عیب سے مثل سونے خالص کے اور ہمیشہ ملائکہ پروردگار عالم کے حکم سے ان

کی حفاظت کرتے رہے کہ کسی بیگانہ کا ہاتھ بھی ان کے قریب نہ پہنچے یہاں تک کہ

میرے پاس پہنچ جائے۔ میری بزرگواری کے لئے اور میرے بعد والوں کے لئے

بزرگواری کے لئے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے والدہ گرامی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق واضح فرمایا ہے کہ آپ ہر عیب سے پاک ہیں مثل طلاء خالص کے ہیں۔ اس سے بڑی طہارت کی کیا دلیل ہوگی۔ ہماری عورتوں کے لئے حیض و نفاس عیب ہے اس لئے کہ وہ مخصوص ایام میں عبادات سے محروم رہ جاتی ہیں مگر امہاتِ آئمہؑ ہمہ وقت عبادتِ خدا میں مصروف رہتی ہیں مظروف کی پاکیزگی اور طہارت کے لئے واجب ہے کہ ظرف بھی پاک اور پاکیزہ طاہر و مطہر ہو اس لئے مادرِ امامؑ ہر نقص سے پاک ہے۔

چودھویں دلیل :-

حضرت نجمہ خاتون سلام اللہ علیہا

سرکارِ علامہ علی اکبر مہدی پور فرماتے ہیں

خورشیدِ فروزانِ امامت شمس الشمس سلطان طوس حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ التحیۃ و الثناء نے جس برجِ عصمت سے طلوع فرمایا ہے اس کو طاہرہ کہا گیا ہے کہ پاک و پاکیزہ طاہرہ و مطہرہ۔

ملاحظہ فرمائیں! کریمہ اہل بیتؑ ص 83 مطبوعہ قم مشرفہ

حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولادت کے وقت مخدومہ کو طاہرہ کہا گیا۔

فلما ولدت له الرضا عليه السلام سماها الطاهره.

اثبات الہداه جلد ششم ص 12 مطبوعہ ایران .

حار الانوار جلد 49 ص 5 مطبوعہ بیروت

سرکار علامہ علی اکبر مہدی پور فرماتے ہیں

تحمل انوار یعنی پرورش خورشید فروزاں امامت کرنے والی عظیم خاتون کا  
دامن مطہر اور پاک ہے۔ کریمہ اہل بیت ص 92 طبع قم مقدسہ

پندرہویں دلیل :-

حضرت سیدہ سیمہ سلام اللہ علیہا

مادر گرمی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دختر بلند اختر سیدہ حکیمہ سلام اللہ علیہا  
فرماتی ہیں ایک دن میرے برادر معظم امام رضا علیہ السلام نے مجھے بلا کر فرمایا! اے  
حکیمہ آج رات میرا فرزند مبارک خیزران سے پیدا ہو گا تم رات کو ان کے پاس رہنا۔  
رات ہوئی تو شنراوی سیدہ خیزران (سیمہ خاتون) سلام اللہ علیہا کے پاس میں اور چند  
کنیزیں بھی تھیں شنراوی والا شان کو کچھ تکلیف محسوس ہوئی۔ ہمارے پاس چراغ  
روشن تھا مگر اچانک چراغ بجھ گیا۔ چراغ کے خاموش ہونے سے ہم گھبرا گئیں کہ اسی  
وقت تو روشنی کی ضرورت تھی ناگاہ خورشید امامت طلوع ہوا اور حجرہ منور ہو گیا۔  
چراغ کی ضرورت ہی نہ رہی۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے حضرت امام محمد تقی علیہ  
السلام کی ولادت کے موقع پر ارشاد فرمایا۔



ولدتہ فلقد خلقت طاهرة مطهرة ثم قال الرضا عليه السلام يا بی

وامی شهید یبکی له وعلیه اهل السماء ویقتل غیظاً

الدمعة السابعة جلد ہشتم ص 12 مطبوعہ بحرین

ملاحظہ فرمائیں عیون المعجزات ص 121 مطبوعہ لبنان

نور الابصار فی موالید ائمة الاطہار ص 304 - 305 مطبوعہ بیروت

لبنان۔ فتھی الامال جلد 2 ص 326 مطبوعہ ایران

خداوند عالم نے مجھے فرزند عطا فرمایا! جو کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی شبیہ ہے جنہوں نے دریائے نیل کو شگافتہ کیا اور جن کی والدہ کو پاک و پاکیزہ قرار دیا گیا اور وہ طاہر مطہر پیدا ہوئے پھر فرمایا میرا یہ فرزند ظلم و ستم سے شہید کیا جائے گا اور اہل آسمان اس پر ماتم کریں گے۔

### سولیوی دلیل :-

حضرت سمانہ مغربیہ سلام اللہ علیہا

والدہ گرامی حضرت امام علی نقی علیہ السلام

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا!

ان اسمها سمانہ وانها امة عارفة بحقی وهی من الجنة

لا یقربها شیطان مارود ولا ینالها کید جبار غیر وهی کانت بعین الله

لاتفام ولا تخلف عن امهات الصدیقین والصالحین۔

ملاحظہ فرمائیں!

دلائل الامامة طبری ص 216 مطبوعہ نجف اشرف

ریاحین الشریعہ جلد سوم ص 23 مطبوعہ ایران

ان کا نام نامی سمانہ ہے وہ میری معرفت رکھتی ہے اور اہل جنت سے ہے ان کے قریب سرکش شیطان پھٹک نہیں سکتا ہے

كانت ولادته عليه السلام مثل ولاوة ابائه عليهم اسلام

دمعة الساکبہ جلد 8 ص 104 مطبوعہ بحرین

آپ کی ولادت اپنے آباء کرام آئمہ اطہار کی طرح ہوئی یعنی پاک و پاکیزہ ان کی والدہ بھی مطہرہ تھیں آپ کی والدہ طاہرہ بھی مطہرہ تھیں نہ کسی جبار کے جال تزویر میں آسکی ہیں کیونکہ وہ اس کی حفاظت میں تھیں جس کی آنکھ نہیں سوتی صدیقین اور صالحین کی امہات سے کسی کے پیچھے نہیں ہے صدیقین اور صالحین سے مراد آئمہ اطہار ہیں اور امہات آئمہ طاہرہ و مطہرہ ہیں۔

## دو سالہ ظاہری زندگی میں فخر مسیح کا خطبہ نور

حضرت امام محمد تقی جو اذ علیہ السلام کا رنگ بے حد گندمی تھا۔ جس وقت آپ کا سن صرف پچیس ماہ کا تھا۔ آپ مکہ میں تھے۔ لوگ پہچان نہ سکے کہ یہ کس خاندان کے ہیں تو قیافہ شناسوں کے پاس لے گئے۔ قیافہ شناس آپ کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑے اور یوں اٹھے وائے ہو تم لوگوں پر اسے نہیں پہچانتے؟ اس چمکدار ستارے اور نور روشن کو ہم لوگوں کے پاس پہچاننے کے لئے لائے ہو؟ یہ تو خدا کی قسم ایک پاک

وطاہر رحم سے پیدا ہوا ہے۔ خدا کی قسم یہ بچہ ذریت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نسل علی علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسری نسل کا ہو ہی نہیں سکتا۔ اگرچہ اس وقت آپ کا سن صرف پچیس ماہ کا تھا مگر آپ کی زبان تلوار سے بھی زیادہ تیز چلنے لگی۔ آپ یوں گویا ہوئے۔

”اس خدا کا شکر جس نے ہمیں اپنے نور سے پیدا کیا۔ اپنی ساری مخلوقات میں سے ہمیں منتخب فرمایا اور ساری مخلوق میں اپنی وحی کا امین بنایا۔ ایہا الناس! سنو میں محمد بن علی الرضا ابن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق ابن محمد باقر ابن علی سید العابدین ابن حسین شہید ابن امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہوں۔ میں نسل فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفیٰ علیہم السلام سے ہوں میرے حسب و نسب کو تم نے نہیں پہچانا اور اللہ تعالیٰ اور میرے جد بزرگوار کے متعلق تم نے شک کیا اور مجھے پہچاننے کے لئے قیافہ شناس کے پاس لائے۔ خدا کی قسم میں ان قیافہ شناسوں سے زیادہ ان کے اسرار و رموز کو جانتا ہوں۔ خدا کی قسم میں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ میں تو حق کہتا اور سچ بولتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ علم ہم لوگوں کو تمام مخلوقات کی خلقت سے پہلے اور آسمان اور زمینوں کے بنانے سے پہلے ہی عنایت کر دیا ہے۔“

”خدا کی قسم اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ اہل باطل اور گمراہ نسل کفر ہم پر حملہ آور ہو جائے گی اور اہل شرک و نفاق ہم پر ٹوٹ پڑیں گے تو میں ایسی ایسی باتیں بتاتا جسے سن کر اولین و آخرین حیرت میں پڑ جاتے۔“ اس کے بعد خود آپ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے محمد تم بھی خاموش رہو جس طرح تمہارے

آبائے کرام خاموش رہے۔ تم بھی صبر کرو جس طرح رسولان اولی العزم نے صبر کیا۔ جلدی نہ کرو ان لوگوں سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ عنقریب دیکھ لیں گے۔ اور اس میں ایک پھر دن سے زیادہ وقت نہیں لگے گا اور اس وقت سوائے فاسق قوم کے کوئی اور ہلاک نہ ہوگا۔“

اس کے بعد آپ کے پہلو میں ایک شخص تھا اس کی طرف بڑھے اس کا ہاتھ پکڑا۔ ”مجمع آپ کو راستہ دینے کے لئے پھٹتا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس مجمع میں بڑے بڑے جلیل القدر بزرگوں کو دیکھا کہ وہ آپ کو حیرت سے دیکھ رہے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ”واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اپنے پیغام کا امین کس کو بنائے“ راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان بزرگوں کے متعلق پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ اولاد عبدالمطلب اور بنی ہاشم کے اکابر و بزرگ ہیں۔

جب اس واقعہ کی خبر خراسان میں حضرت امام رضا علیہ السلام کو پہنچی تو آپ نے فرمایا ”الحمد للہ“ پھر ماریہ قطبیہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میرے فرزند محمد میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے فرزند ابراہیم کا اسوہ پیدا کیا۔

(مناقب آل ابی طالب جلد 4 ص 387 مطبوعہ ایران)

بحار الانوار جلد 50 ص 9/8 مطبوعہ بیروت

القطرہ جلد اول ص 251-250 مطبوعہ نجف اشرف

## سترھویں دلیل :-

حضرت سیدہ سلیل خاتون سلام اللہ علیہا

مادر گرامی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی والدہ گرامی کے متعلق امام علی نقی

علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!

سلیل سلول من الافات والعاهات والارجاس والانجاس ثم

قال لها سيذهب الله لك حجة على خلقه

ملاحظہ فرمائیں الدمعة السابعة جلد ہشتم ص 241 مطبوعہ بحرین

فتحی الامال جلد دوم ص 393 مطبوعہ شہر ان

ریاحین الشریعہ جلد سوم ص 24 مطبوعہ ایران

سلیل یعنی ہر قسم کی آفت عیب و نقص اور تمام حتیٰ رجس اور نجس پلیدی

ونجاسات سے پاک و پاکیزہ ہے پھر ان کو فرمایا۔

پروردگار عالم تجھے وہ فرزند عطا فرمائے گا جو مخلوق خدا پر حجت اللہ ہوگا۔

## اٹھارویں دلیل :-

حضرت نر جس سلام اللہ علیہا

مادر گرامی حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

زیارات سامرہ عراق میں آپ کی زیارت میں وارد ہے

### مفاتیح الجنان ص 813

اے مادر امام علیہ السلام آپ پر سلام آپ کی روح اطہر پر سلام اور بدن طاہر  
پر سلام۔ بدنک الطاہر کے الفاظ اس امر کی دلیل ہیں کہ مخدومہ عالیہ طاہرہ و مطہرہ ہیں  
اور ہمہ قسمی نجاسات حیض و نفاس سے پاک و پاکیزہ اور عوارض نسوانیہ سے منزہ و مبرہ ہیں  
انیسویں دلیل :-

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا

فرمان واجب الاذعان

انما معاشر الاوصیاء یس تحمل فی البطون انما نحمل فی  
الجنوب ولا نخرج من الارحام انما نخرج من الفخذ الايمن من امهاتنا  
لا نا نور الذی لا تناله الدنسات

ملاحظہ فرمائیں! بحار الانوار جلد 51 ص 26 مطبوعہ بیروت

دلائل الامامت طبری ص 270 مطبوعہ نجف اشرف

الہدایۃ الکبریٰ ص 355 مطبوعہ بیروت

النجم الثاقب ص 19 مطبوعہ ایران

صحیفۃ الابرار جلد 2 ص 292 مطبوعہ بیروت

ہم گروہ اوصیا کا حمل شکم ہائے مادر میں نہیں ہوتا بلکہ ہمارا حمل  
پہلو کی طرف ہوتا ہے اور ہم رحم مادر سے پیدا ہی نہیں ہوئے بلکہ والدہ کے

دائیں طرف سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے کہ اللہ کے نور کو نجاست و کثافت  
مس نہیں کر سکتی۔

آخری حجت کے ظہور پر نور پر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام  
کے فرمان واجب الاذعان نے تمام مسائل حل فرمادیئے ہیں۔

## نکات اعتقادیہ

(1) آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کا حمل شکم مادر میں نہیں ہوتا۔

(2) دائیں پہلو سے ظاہر ہوتے ہیں۔

(3) آئمہ علیہم السلام نور پروردگار ہیں جن کو نجاست مس نہیں کرتی۔

(4) امہات آئمہ مثل ام موسیٰ ہیں ان کے حمل کے آثار نہیں آتے۔

(5) آئمہ مثل عیسیٰ بن مریم ہیں ان کی مادر گرامی مثل مریم سلام اللہ

علیہا طاہرہ و مطہرہ ہیں ان اللہ اصطفاک و طہرک واصطفاک علی نساء

العالمین

یسویں دلیل :-

ام موسیٰؑ اور حضرت زرجس سلام اللہ علیہا

السلام علیک یا شبیبہ ام موسیٰ مفاتیح الجنان ص 813

حضرت سیدہ زرجس سلام اللہ علیہا کی زیارت جو سامرہ میں پڑھی جاتی ہے

اس میں وارد ہے سلام ہو آپ پر اے شبیبہ ام موسیٰ۔

## مثیل ام موسیٰؑ

حضرت کی والدہ کو شبیہ ام موسیٰؑ کہا گیا ہے یہ تشبیہ اپنے اندر لامتناہی حقائق رکھتی ہے۔ چند کاجمال یہ ہے۔

### اول حضرت ام موسیٰؑ علیہا السلام کا اسم گرامی اسم اعظم جس مقصد کے

لئے پڑھا جائے وہ کام فوراً ہو جاتا ہے اور بند تالے پر نام ام موسیٰؑ پڑھا جائے تو تالا کھل جاتا ہے پس حضرت نر جس خاتون علیہا السلام کا اسم گرامی یقیناً اس صفت کا حامل ہے مگر اس کا ورد قواعد صحیحہ روحانیہ کے ساتھ کیا جائے تو فی الفور بندش اور رکاوٹ ختم ہو سکتی ہے اگر نا اہل کے ہاتھ ہیرے لگنے کا خوف نہ ہو تا تو ہم یہاں وہ چابی پیش کرتے مگر بہت مجبوری ہے۔ اور عمل بتانا ضروری نہیں ہے۔

### دوم: حضرت ام موسیٰؑ کا مقام یہ ہے کہ خدا نے فرمایا!

او حینا الی ام موسیٰؑ ہم نے مادر موسیٰؑ کی طرف وحی فرمائی۔ اگر موسیٰؑ علیہ السلام کی والدہ گرامی کی طرف وحی ہوتی ہے تو پھر جو شبیہ ام موسیٰؑ ہے اور جس کے برج اعلیٰ سے آفتاب ولایت نے طلوع کیا ہو اور فخر موسیٰؑ جس کی آغوش مبارک نور یہ میں پروان چڑھا ہو یقیناً اس کی چوکھٹ ملکوتی فرود گاہ ملائکہ ہے۔ وہ فرشتوں سے تکلم بھی فرماتی ہیں اور حکم بھی۔

### سوم:۔ حمل حضرت موسیٰؑ مخفی و مستور تھا کہ فرعون وقت کو علم نہ

ہو خاتم الاولیاء کا حمل بھی مستور رہا۔ جس کا حمل مخفی و مستور ہو وہ طاہرہ مطہرہ ہے۔



## باب سوم :-

## نزول و ظہور آئمہؑ

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے نزول و ظہور کا ثبوت قرآن مجید میں موجود و مشہود ہے اس سلسلہ میں آیات و احادیث زیب قرطاس کر رہے ہیں۔

## فصل اول

## نزول نور آئمہ ہدیٰؑ

پہلی آیت: یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبیناً

(سورہ مبارکہ النساء آیت نمبر 174)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس آیت میں

برہان سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نور سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) تفسیر عیاشی، جلد اول ص 285، مطبوعہ ایران (2) تفسیر فرات کو فی

جلد اول ص 116، مطبوعہ ایران

تفسیر نور الثقلین، جلد اول ص 579، مطبوعہ ایران

تفسیر برہان، جلد اول ص 429، مطبوعہ ایران

دوسری آیت : **وَاتَّبِعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۖ وَلِئَٰكِ**

**هُمُ الْمَفْلُحُونَ**

(سورہ مبارکہ اعراف آیت نمبر 157)

**حضرت صادق آل محمد علیہ السلام**

**ارشاد فرماتے ہیں**

اور انہوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل ہوا وہی لوگ فلاح پانے

والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں امیر المومنین علیؑ اور آئمہ ہدی علیہم السلام ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں!

تفسیر قمی، جلد 1 ص 242، مطبوعہ ایران، اصول کافی، جلد 1 ص 378،

مطبوعہ ایران، مراۃ العقول، جلد 2 ص 356، مطبوعہ ایران، تفسیر بہار، جلد 2 ص 356،

40 مطبوعہ ایران یہاں بھی نازل شدہ نور سے مراد آئمہ ہدی علیہم السلام ہیں۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا!

آیت میں نور سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! تفسیر البرہان، جلد دوم، ص 40، مطبوعہ ایران۔

اس آیت مبارکہ میں النور الذی انزل معہ وہ نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نازل ہوا سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں جس سے ان کے نور کا نزول ثابت ہے۔

تیسری آیت: فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا واللہ

بما تعملون خبیر

(سورہ مبارکہ التغابن)

ایمان لاؤ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

حضرت امام باقر العلوم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

نور سے مراد نور آئمہؑ ہے اور وہی اللہ کے نور ہیں آسمان و زمین میں۔

ملاحظہ فرمائیں! اصول کافی، جلد 1، ص 371، مطبوعہ ایران۔

تفسیر قمی، جلد 2، ص 371، مطبوعہ ایران۔

والنور الذی انزلنا سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

پروردگار عالم نے قرآن حکیم میں ان ذوات متعالیہ کے نزول کو بیان فرمایا ہے۔

## فصل دوم :

نزول و ظہور آئمہ ہدی علیہم السلام

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد

خلقکم اللہ انواراً فجعلکم بعرضہ محدقین حتی من علینا

اللہ نے آپ کو انوار خلق فرمایا جو اس کے عرش کو گھیرے ہوئے تھے۔ عرش خداوندی سے اس نور ازی نے زمین پر تجلی دکھائی اور مخلوق کی ہدایت فرمائی۔

## نزول نور آئمہ

سرکار آیت اللہ امام امت سید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ کا نظریہ

واولیاء الذین کلہم کتب سماویہ نازلون من لدن حکیم علی

وحاملون للقرآن التدوینی

ملاحظہ فرمائیں! شرح دعاء سحر، ص 93، مطبوعہ ایران

اولیاء علیہم السلام کتب سماویہ (کتاب وجودی) ہیں جو خدائے حکیم و علیم کے

طرف سے نازل ہوئے ہیں اور حاملان قرآن تدوینی ہیں۔

اب امام امت علیہ رحمہ کے بیان حقیقت ترجمان کے بعد مزید کسی کلام کے

ضرورت نہیں رہی آفتاب نصف النہار کی طرح یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اولیاء طاہریر

علیم السلام کو خدائے علیم و حکیم نے ہماری زمین پر نازل فرمایا ہے لہذا نزول آئمہؑ ثابت ہے ان کے نزول کو خلق سے تعبیر کرنا قطعاً درست نہیں۔

ظہور اہلبیتؑ کیلئے لفظ خلق مناسب نہیں!  
امام خمینی طاب ثراہ فرماتے ہیں

والتعبیر بالخلق لا یناسب ذالک فان مقام المشیتہ لم یکن من الخلق فی شی بل هو الامر المشار الیہ بقولہ تعالیٰ الالہ الخلق والامر ملاحظہ فرمائیں! مصباح الہدایۃ ص 133، مطبوعہ ایران  
عالم خلق سے نہیں بلکہ وہ امر ہے جس کی طرف خداوند کریم نے اپنے فرمان میں ارشاد فرمایا ہے اس کیلئے خلق امر ہے۔

## ایضاح

آیت اللہ خمینی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں ان ذوات متعالیہ کے لئے لفظ ”خلق“ مناسب ہی نہیں یہ مشیت اللہ ہیں مشیت اللہ کی خلق سے کیا نسبت؟ جب لفظ خلق کا ان پر اطلاق درست نہیں تو نوع بشر میں شامل کرنا بھی ضلالت و صریح غوایت ہے جس کا ارتکاب مقصرین کر رہے ہیں۔

## تائید و تسدید

ہمارے نظریہ کی تائید و تسدید فرمان معصوم علیہ السلام سے ہوتی ہے کہ امام

اور مافوق البشر ہے۔

حضرت امام ہمام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

فرمان واجب الاذعان

ان معاشر الاصلاء ليس نحل في البطون وانما نحل في  
الجنوب ولا نخرج من الارحام انما نخرج من الفخذ الايمن من امهاتنا  
لا ناناور الله الذي لا تناله الاناسات

ملاحظہ فرمائیں! صحیفۃ الابرار جلد دوم، ص 292، مطبوعہ بیروت

ہم گروہ اوصیاء کا حمل شکم ہائے مادر میں نہیں ہوتا بلکہ پہلو پر ہوتا ہے اور رحم  
مادر سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ دائیں طرف سے ظاہر ہوتے ہیں ہم اللہ کا نور ہیں جنہیں  
کوئی نجاست مس نہیں کر سکتی۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے اس فرمان واجب الاذعان سے  
بعبارة النص یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ذوات متعالیہ نور خدا ہیں جو بطن مادر میں نہیں  
ہوتے اور رحم مادر سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ دائیں پہلو سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ہمارا  
نظر یہ قرآن احادیث سے ثابت ہے بلکہ انصاف پسند علماء اہل سنت بھی اس نظریہ  
کے حامی ہیں جو مقصرین سے بدرجہ بہتر ہیں۔

علامہ شہر او می فرماتے ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی ولادت عام انسانوں کے طریقہ پر ہوئی ہے تو ایسا شخص تو ہیں رسالت

کرنے کی وجہ سے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔  
ملاحظہ فرمائیں! الاتحاف بحب الاشراف، ص 117، مطبوعہ مصر

## فصل سوم

### نزول نور اور احادیث معصومین علیہم السلام

حضرت ابو الائمہ امیر المومنین علیہ السلام سر اللہ فی العالمین کا فرمان  
واجب الاذعان

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ہم آل محمد عرش  
خداوندی کے اطراف میں نور تھے پروردگار عالم نے ہمیں تسبیح کا امر فرمایا پس ہم نے  
تسبیح کی ہماری تسبیح کی وجہ سے ملائکہ نے تسبیح کی پھر خدا نے زمین پر نازل فرمایا تو  
خداوند عالم نے ہمیں تسبیح کا حکم دیا پس ہم نے تسبیح کی اور ہماری وجہ سے اہل زمین نے  
تسبیح کی۔ ہم ہی صافون اور ہم ہی مسبحون ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! بحار الانوار، جلد 24، ص 88، مطبوعہ بیروت

تفسیر البرہان، جلد چہارم، ص 39، مطبوعہ ایران

حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ

السلام کا ارشاد حق بنیاد!

ہم شجر نبوت اور معدن رسالت ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا عہد اور ان کی امان ہیں

پھر خدا نے ہمیں زمین پر نازل فرمایا ہم نے تسبیح کی تو اہل ارض نے تسبیح کی۔

ملاحظہ فرمائیں! حجار الانوار۔ جلد 25 ص 24 مطبوعہ بیروت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں وارد ہے!

السلام عليك ايها النازل عليين والعالم بما في اسفل

السافلین

ملاحظہ فرمائیں! الزرار الکبیر۔ صفحہ 98۔ مطبوعہ نجف اشرف

حجار الانوار۔ جلد 100۔ صفحہ 349 مطبوعہ بیروت

اے مولا امیر المومنین اے مقام اعلیٰ علیین سے نازل ہونے والے آپ

پر سلام۔

سرکار امام المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی قدس اللہ سرہ

ارشاد فرماتے ہیں۔

وارد فی شان الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایضاً قد

انزل اللہ علیکم ذکراً رسول

(الطلاق۔ آیت نمبر 11-10) فانزل نور النبی والوصی

صلوات اللہ علیہما

پروردگار عالم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں وارد ہے اسی

طرح ارشاد خداوند ہے۔



اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف ذکر کو نازل فرمایا جو کہ رسول ہے یعنی اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وصی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کو نازل فرمایا۔ وقد قال اللہ تعالیٰ النور الذی انزل معہ (اعراف۔ آیت 158) اسی طرح قول باری تعالیٰ ہے کہ رسول کے ساتھ نور نازل کیا کی تفسیر میں وارد ہے کہ یہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے۔ وایضاً یحتمل ان یکون الانزل اشارۃ الی انہ بعد رفعہم علیہم السلام الی اعلیٰ منازل القرب والتقدس والعز والکرامۃ انزلہم الی معاشرۃ الخلق وہدایتہم لیا خذوا عنہم العلوم بقدر سہم وطہارتہم ویبلغوا الی الخلق بظاہر بشرتہم فا انزلہم اشارۃ الی هذا المعنی

ملاحظہ فرمائیں! حار الانوار، جلد 24، ص 340-341 مطبوعہ بیروت

لبنان

اور اسی طرح یہ معنی بھی ہو سکتا ہے ہے نزول کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا ہو کہ پروردگار عالم نے ان انوار قدسیہ علیہم السلام کو چونکہ منزل قرب و قدس اور عزت و کرامت پر بلند فرمایا ہے پھر ان کو وہاں سے معاشرت مخلوقات اور ہدایت خلق کے لئے زمین پر اتار ا تا کہ لوگ ان کے قدس و طہارت سے فیض یاب ہوں اور یہ ذوات قدسیہ اپنی ظاہری بشریت سے مخلوقات میں تبلیغ فرمائیں لفظ نزول میں اسی معنی کی طرف اشارہ ہے۔

## کشف حقائق

سرکار صدر المحدثین عالم بزرگوار علامہ محمد باقر مجلسی طیب اللہ روحہ کے اس بیان حقیقت ترجمان سے مندرجہ ذیل حقائق منکشف ہوتے ہیں۔

**اول :-** پروردگار عالم نے قد انزل الیکم ذکر رسول اور النور الذی انزل معہ میں سرور عالمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سر اللہ فی العالمین امیر المومنین علیہ السلام کے نزول کو بیان فرمایا۔ پس ثابت ہوا کہ یہ نازل ہوتے ہیں۔

**دوم :-** حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام منازل اعلیٰ و مراتب رفیعہ قرب

حقیقی الہی قدس خداوندی اور عزت و کرامات کے مقامات معنویہ پر فائز ہیں۔

**سوم :-** ہدایت مخلوق کیلئے اصلاح معاشرت کیلئے نزول فرمایا تاکہ مخلوق ان سے فیوض اخذ کر سکے اس لئے کہ یہ فیض ربانی کے اجراء کرنے والے ہیں۔

**چہارم :-** یبلغوا الی الخلق بظاہر بشرتہم یہ ذوات متعالیہ اپنی ظاہری بشریت کے باعث مخلوقات میں تبلیغ فرماتے ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ ان کی بشریت حقیقی نہیں بلکہ ظاہرہما بشریۃ و باطنہما لاہوتیۃ ان ذوات متعالیہ کا ظاہر بشریت ہے اور باطن لاہوتی ہے یہ بشر حقیقی نہیں بلکہ بشریت لباس ظاہری ہے حقیقت باطنی جداگانہ ہے۔

**پنجم :-** یہ ہی نزول نور کا حقیقی معنی ہے کہ ان انوار الہیہ نے ہدایت خلق کیلئے معاشرت مخلوق کیلئے لباس ظاہری بشری میں عرش خداوندی سے زمین پر نزول فرمایا ہے۔

رئیس المقصرین نے اپنے قلم سے خود اعتراف کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں  
سرکار موصوف قدس سرہ کی علمی شخصیت اس قدر عظیم المرتبت ہے کہ  
کوئی بھی شیعہ کہلوانے والا آپ کی فرمائش کا انکار کرنے کی جرات و جسارت نہیں  
کر سکتا۔

ملاحظہ فرمائیں! اصول الشریعہ، صفحہ 150 سطر 19-20 طبع سوم  
علامہ مجلسی قدس سرہ العزیز نے حضرات محمد و آل محمد عظیم السلام کے نزول  
کو بیان فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ ان ذوات قدسیہ نے ظاہری بشریت میں ہدایت مخلوق  
کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو نازل فرمایا ہے مگر جاہل مقصرین نے علامہ مجلسی  
طاب ثراہ کی فرمایشات کا انکار کرنے کی جرات و جسارت کی ہے۔

مقصرین کا نزول نور سے انکار اور علامہ مجلسیؒ کی فرمائش کا انکار اس بات کی  
دلیل ہے کہ ڈھکوسلہ صاحب کا شیعیت سے کوئی تعلق نہیں، اگر مقصرین شیعہ ہوتے  
تو علامہ مجلسی طاب ثراہ کی فرمائش کا انکار کرنے کی جرات ہرگز نہ کرتے۔

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا  
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

## ناطق فیصلہ

نزول نور الہییتؑ

سرکار فاتح المقصرین آیۃ اللہ العظمی سید روح اللہ الموسوی

## خمینی کا بیان حق بنیان

اصول کافی کی حدیث نور الانوار الذی نور ت منہ الانوار کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ امام علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ یہ دو نور ہمیشہ جاری رہے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نور عوالم نازلہ یعنی صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف اور پھر صلب ملکوت سے بطن عالم پائین کی طرف جاری ہوئے پھر یہ خلاصہ عوالم اور ان کے نسخہ جامع میں ظاہر ہوئے یہاں تک کہ پاکیزہ ترین ہستیوں یعنی عبد اللہ اور طالب صلوة علیہا کی پشتوں میں آکر جدا ہو گئے اور ہر عالم بالا سے عالم پائین کی طرف نسبت کو صلب سے جو تعبیر کیا گیا ہے اور عالم پائین سے عالم بالا کی طرف نسبت کو بطن سے تعبیر کیا گیا ہے اس کی اصل وجہ ظاہر ہے اور یہ تفصیل کی محتاج نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! مصباح الہدیہ، ص 136، ایران

**افادہ:** امام امت قدس سرہ کے بیان حق ترجمان سے ان ہستیوں کیلئے اصلاب و بطون کا معنی واضح ہو گیا کہ ان ذوات قدسیہ کے لئے جہاں روایات میں صلب و رحم کا لفظ آیا ہے وہاں مراد صلب سے حرام مغز اور رحم سے مراد چھ دانی ہرگز نہیں۔ بلکہ اصلاب سے مراد عالم جبروت اور ارحام و بطون سے مراد عالم ملکوت ہے۔

زیارت امام حسین علیہ السلام میں وارد ہے

”اشہد انک کنت نورافی الاصلاب الشامخۃ والارحام المطہرۃ“

”میں گواہی دیتا ہوں یعنی آپ کے نور صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف منتقل ہو تا رہا ہے۔“

## باب چہارم:-

### نور سجادینہؑ کی تجلی

حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور مثل دیگر آئمہ اطہارؑ طیب و طاہر ہوا ہے۔

### حضرت امام الساجدینؑ کا سجادہ عبادت پر نزول

حضرت فضہؑ اور سمانہ نامی کنیز بیان کرتی ہیں 15 جمادی الاول کی شب ہم نے حجرہ مبارک حضرت شہربانوؑ سلام اللہ علیہا میں بسر کی رات کو مطلقاً آثار ولادت نہ تھے مگر حضرت امام حسینؑ نے شب کے اولین حصہ میں فرمایا تھا کہ نماز فجر کے وقت امام چہارم نے اپنے وجود ذی جود سے کرہ ارضی کو منور فرماتا ہے لہذا اس شب فضہؑ کہتی ہیں کہ میں اور شریکۃ الحسینؑ حضرت زینب کبریٰؑ سلام اللہ علیہا اور حضرت ام کلثومؑ

علیہا السلام بھی حجرہ میں رہیں ہم نے رات کو کوئی علامات نہ دیکھی حتیٰ کہ نصف شب حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا نے نماز شب ہمارے ہمراہ پڑھی سنا کہ کہتی ہیں کہ اس شب انوار نے حجرہ مبارک کو گھیرے میں لیا ہوا تھا اور سفید رنگ کے پرندے حجرے کا طواف شب بھر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ فجر کی اذان شروع ہوئی تو مخدومہ کائنات نے نماز فجر کی سنت پڑھی۔ پھر اچانک ان کے اور ہمارے درمیان پردہ حائل ہو گیا اور شنزادی ہمیں نظر نہ آئیں۔ سنا کہ گھبرا کر حجرہ سے باہر نکل گئی اور امام حسینؑ علیہ السلام کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ انوار ولادت امامؑ کے باعث ہیں اور یہ پرندے نہیں بلکہ فرشتے ہیں جو ہمارے گھروں کا طواف کرتے ہیں اب تم حجرہ میں جاؤ حقیقت ظاہر ہو چکی ہے ہم نے دیکھا کہ نوری حجابات برطرف ہو چکے اور حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا جیسے سجادہ عبادت (مصلے) پر تشریف فرما تھیں اسی طرح بیٹھی ہیں البتہ ایک شنزادہ جو سبز کرتے میں ملبوس ہے سجدہ میں سر رکھ کر کچھ پڑھ رہا ہے پھر اس نے سجدہ سے سر بلند کیا اور آسمان کی طرف انگشت شہادت بلند کر کے فرمایا!

اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ وان علیاً

امیر المومنین۔

فضہؑ اور سنا کہ کہتی ہیں ہم ڈر گئیں اور پوچھا کہ یہ شنزادہ کون ہے تو نبیؐ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا ہمارے سوال سے پہلے ہی مولود سعید نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا! انا علی بن الحسین

نماز فجر کا فریضہ ادا فرمائیں اور حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا نے بلا تاخیر وہیں سجادہ پر اسی وقت نماز فجر پڑھی۔

ملاحظہ فرمائیں!

کشف الیقین فی اسرار المحوین جلد ہفتم ص 514 مطبوعہ نجف

اشرف عراق

آیت اللہ شیخ ابراہیم بحرانی انوار القلوب ص 940 مطبوعہ لبنان

علامہ میرزا جلال الدین نیشاپوری قرۃ العیون ص 712 مطبوعہ

مشہد مقدس۔

توثیق :-

اس نوری روایت کی تصدیق تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کے احوال ولادت سے ہوتی ہے۔ ہر امام کی والدہ گرامی طاہرہ و مطہرہ ہے جیسا کہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے ہم گزشتہ ابواب میں بیان کر چکے ہیں تمام آئمہ علیہم السلام کی اصحات سلام اللہ علیہم طیبہ طاہرہ ہیں کسی کا حیض و نفاس نہیں مگر اس مظلوم امامؑ کی والدہ پر اپنوں بیگانوں نے ظلم کیا ہے۔ اور تمام مقطوع النسب، مقطوع العلم، مقطوع المعرفت نے لکھا کہ مات فی نفاسھا کہ شہزادی حضرت فی فی شہربانو سلام اللہ علیہا کی وفات معاذ اللہ بعوذ باللہ من غضب اللہ حالت نفاس میں ہو گئی۔ انا لله وانا اليه راجعون۔

کتاب ہذا ہم صرف ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کی

عظمت و طہارت کے بیان کے لئے اور دفاع مظلومہ میں تحریر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ روز قیامت یہ سطور ہماری شفاعت کے لئے کفایت کریں گی

## ماتت فی نفاسھا والی روایت پر جرح

(1) انھا ماتت فی نفاسھا

ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کے متعلق بعض کتب میں یہ بصیغہ مجہول ”یروی“ ماتت فی نفاسھا کے لفظ ہیں جیسا کہ حار الانوار جلد 46 ص 11 مطبوعہ لبنان الخراج جلد دوم ص 751 مطبوعہ ایران عوالم العلوم جلد 18 ص 7 مطبوعہ قم مقدسہ

## ابطال

اس کا جامع اور مختصر جواب یہ ہے کہ یروی صیغہ مجہول کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کیا خبر کہ لکھنے والا کون ہے؟ اور کیسا ہے؟ لہذا مجہول طریقہ سے بیان کردہ روایت پر بنیاد عقیدہ استوار نہیں کی جاسکتی۔

2۔ دوسری روایت عیون اخبار الرضا جلد دوم ص 128 پر ہے اس میں بھی یہ

الفاظ ملتے ہیں۔

**ابطال استدلال:** اس روایت سے استدلال بالکل ہی باطل ہے اس

لئے اس کے بیان کردہ سلسلہ رواۃ میں کسی راوی کا شیعہ کتب رجال میں کہیں ذکر نہیں ملتا البتہ رجال اہل سنت میں ان کا ذکر موجود ہے۔

محمد بن یحییٰ الصولی . اہل سنت



ان حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

محمد یحییٰ بن عبد اللہ بن العباس بن محمد بن صولی ابو الصولی لسان المیزان جلد پنجم ص 427 مطبوعہ مصر

(ب) عون بن محمد الکندی اہل سنت ہے

اس کا ذکر بھی شیعہ کتب رجال میں نہیں بلکہ رجال اہل تسنن میں ملتا ہے۔  
ملاحظہ فرمائیں!

لسان المیزان جلد چہارم ص 388 مطبوعہ مصر  
حقیقت آشکار ہو چکی ہے

جس روایت کے راوی ہی شیعہ نہیں ان کی بیان کردہ روایت کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے۔

## خلاصہ تحقیق

ہم نے کتب معتبرہ سے تمام آئمہ ہدیٰ علیم السلام کی امھات طہارت کی عظمت اور طہارت ظاہری و باطنی دلائل باہرہ و براہین قاہرہ سے ثابت کر دی ہے اور اس امر پر تمام حق پرست حق گو علماء حق کا اجماع ہے کہ امام طاہر و مطہر دنیا میں آتا ہے ناف بریدہ آتا ہے نجاست کسی نے نہیں دیکھی تو پھر ام السادات حضرت سیدہ شہر بانو سلام اللہ علیہا کی طرف نفاس کی نسبت دینا بہت بڑی جرات و جسارت ہے بلکہ صریح تو ہیں امامؑ ہے جو کہ موجب کفر ہے اس لئے کہ عصمت و طہارت امامؑ پر آیت تطہیر کی نص صریح موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی ایسی روایت کو

جس میں توہین کا پہلو بیان ہوتا ہو گستاخی معصوم کے زمرے میں آتا ہے۔ خداوند کریم ہمیں مقامات معنویہ اور حقائق نورانیہ کے بیان کی توفیق عطا فرمائے اور مقصرین اور نواصب و خوارج کے عقائد باطلہ سے محفوظ فرمائے آمین۔ حق محمد والہ الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

## فصل دوم :- حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کی کنیز خاص شیریں

جب حضرت شہربانوؑ اسیر ہو کر ایران سے مدینہ پہنچیں تو ان کے ساتھ ایک سو کنیزیں اور بھی تھیں۔ حضرت شہربانوؑ نے پہلی ہی رات کی صبح کو پچاس کنیزیں آزاد کر دیں۔ اور جب امام سید الساجدینؑ نے کرہ ارضی کو منور فرمایا تو چالیس کنیزیں آزاد کر دیں۔ اب ان کے پاس دس کنیزیں رہ گئیں تھیں۔ ایک روز حضرت شہربانوؑ امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں تشریف فرما تھیں کہ شیریں نامی کنیز آگئی۔ امام حسین علیہ السلام نے حضرت شہربانوؑ سلام اللہ علیہا سے شیریں کی تعریف فرمائی۔ جناب شہربانوؑ نے یہ خیال کیا کہ شاید حسین ابن علیؑ اس کی خواستگاری فرما رہے ہیں آپ نے شیریں کو آزاد کر دیا اور لباس فاخرہ پہنا کر امام حسینؑ کو بہہ کر دیا۔ جب امام حسین علیہ السلام نے یہ دیکھا تو فرمایا اے شہربانوؑ ہم نے شیریں کو آزاد کیا۔ مگر شیریں باوجودیکہ آزاد ہو گئی تھی مگر اس نے خانوادہ نبوت کو چھوڑنا پسند نہیں کیا۔

ملاحظہ فرمائیں!

ریاض القدس جلد دوم ص 267 مطبوعہ ایران

روضۃ الشہداء صفحہ 369 مطبوعہ ایران

## باب پنجم :-

## فصل اول :-

## خطرناک سازش کا انکشاف

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کل بھی مظلوم تھے اور آج بھی مظلوم ہیں  
 کل بھی دشمن تکلیف دینے پر کمر بستہ تھے آج بھی ہیں کل بے دین دشمنان اسلام اعداء  
 اہل بیتؑ کے ہاتھوں میں زہر کے جام اور شمشیر و سنان تھے آج ان کے ہاتھوں میں  
 قلم و بیان ہیں اسلحہ تبدیل ہو اور انداز تبدیل ہو اے ورنہ حقیقت میں جنگ اسی طرح  
 جاری ہے۔

حقیقت لبدی ہے مقام شبیری  
بدلتے رہتے ہیں انداز کوئی و شامی

دشمنان اسلام نے طاہرین علیہم السلام کو اپنے جیسا بثر ثابت کرنے کے لئے ان حضرات متعالیہ کے مراتب میں تفصیر کرنے کے لئے ایک سازش بنائی کہ ان ہستیوں کو اپنے مثل ثابت کرو جب یہ عقیدہ لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو جائے گا تو پھر ان کی امامت کبریٰ اور خلافت الہیہ و ولایت کلیہ مطلقہ کا آسانی سے انکار کیا جاسکے گا۔ حجج اللہ حضرات محمد آل محمد علیہم السلام کو اپنی نوع کا فرد جملاء اور سادہ لوح عوام سے منوالیں گے تو پھر آسانی سے یہ کہہ سکیں گے کہ یہ ہستیاں معاذ اللہ عالم الغیب نہیں۔ علل اربعہ کائنات نہیں۔ ان کا علم حضوری نہیں یہ مظاہر اسماء و صفات الہیہ معاذ اللہ حاضر و ناظر نہیں معاذ اللہ مشکل کشائے عالم نہیں۔ اس طرح تمام مراتب ظاہریہ و باطنیہ اور مقامات معنویہ کا انکار کر دیں گے۔ لہذا پہلا حملہ ہی انہوں نے عصمت پر کیا اور صریح نصوص قرآنیہ کا انکار کرتے ہوئے رجس و نجاست کی نسبت ان ذوات متعالیہ کی طرف دی اور ظہور حجج اللہ کا انکار کرتے ہوئے اپنے جیسا بثر ثابت کرنے کے لئے کہا کہ ہماری طرح پیدا ہوتے ہیں اور ان کی مادر گرامی بھی ان مراحل سے دوچار ہوتی ہیں جن سے عام بشری عورتیں۔ لہذا ضعیف و مجہول روایت کو بنیاد بنا کر مشہور کیا گیا کہ امام کی والدہ معاذ اللہ حالت نفاس میں وفات پا گئیں جب کہ اہل بیتؑ کے خانہ عصمت و طہارت میں نجاست کا کوئی وجود ہی نہیں۔ جب

انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم

تطہراً کی نص قرآنی موجود ہے تو پھر ملعون ملاؤں کا فلسفہ شیطان مشن کی

رہتا ہے۔

## حقیقت آشکار ہو گئی

پس اب حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کے متعلق جو روایت گھڑی گئی۔ یہ دشمنان اسلام کے روایت ساز چھاپہ خانے کی اشاعت ہے۔

حرم مقدس اہل بیتؑ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں یہ محض نوع معصوم کو اپنی نوع میں لا کھڑا کرنے کی سازش ہے کہ یہ مشہور کر دیا اور ہمارے کچھ بزرگ بھی اس گہری سازش کو نہ سمجھ پائے انہوں نے بھی لکھ مارا کہ ماتنت فی نفاسہا کہ فی لی کا معاذ اللہ ایام نفاس میں انتقال ہو گیا۔ لہذا دشمن نے اپنے وار کو کاری بنانے کے لئے اس طرف ہی زور دیا کہ ولادت کے دنوں ہی انتقال ہو گیا نہ شہزادی کربلا گئی نہ کوہ رے میں روپوش ہوئی حقیقت یہ ہے کہ آسمان عصمت کے جس برج اقدس سے چوتھے تاجدار امامت نے افق اعلیٰ پر طلوع فرمایا ہے وہ طاہرہ و مطہرہ اور ہمہ قسمی نجاسات سے پاک و پاکیزہ ہے۔ ماتنت فی نفاسہا والی روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے لہذا خود بخود مخدومہ عالیہ کی حیات ثابت ہو گئی۔ شہزادی زندہ رہیں۔ کربلا میں شریک ہیں۔ البتہ مشیت خدا اور مصلحت امامؑ یہ تھی کہ شہزادی کوہ رے (تہران ایران) کی طرف شہادت عظمیٰ کی سفیر بن کر چلی جائیں۔ وہاں کے کوہ رے میں غائب ہو کر دشمن اسلام کے شر سے محفوظ ہوں جیسے اصحاب کف دشمنان اسلام کے شر سے محفوظ ہوئے اسی لئے امام مظلوم کے سر اقدس نے ان اصحاب الکہف والرقیم

کانوامن آیاتینا عجباً کی تلاوت فرمائی کہ میرا واقعہ اصحاب کھف سے عجیب تر اور عظیم تر ہے۔ قیام سید الشہداء روحی وارواح العالمین لمقدمہ فداء اتنا ہمہ گیر اور محیط علی الکمل ہے

کربلا میں کسی کردار کی کمی نہیں یہ ہمہ گیر قیام ہے اس میں بہن کا کردار ہے عباس علیہ السلام جیسے بھائی کی وفاداری بھی ہے اصحاب و انصار کی فداکاری ہے جو ان بیٹے علی اکبر کا کردار ہے شیر خوار علی اصغر کا بھی کردار ہے۔ داماد قاسم کا اپنا کردار ہے ایک نوبیا تبا بیٹی کے سہاگ کے لٹ جانے اور بیوگی کا کردار ہے دوسری طرف حضرت فاطمہ صغریٰ علیہا السلام کے مدینہ رہ جانے اور ان کے یاد آنے ان کے فراق کا کردار ہے تو تیسری طرف چار سالہ شہزادی رقیہ یعنی سیکینہ بنت الحسینؑ کی درد بھری زندگانی ہے تو ساتھ کنیزوں کی بے مثل وفاداری کا کردار ہے۔ کربلا میں امام حسین علیہ السلام نے زندگی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا کوہ رے کی طرف حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کا جانا بھی کربلا کی جامعیت کا حصہ ہے اس کا انکار کسی طرح بھی درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مقدسین علماء و ذاکرین کربلا کی عالمگیر کے قیام کے سارے پہلو بیان کرتے ہوئے حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کے جانے کا مصائب بیان کرتے تھے۔

اب بھی ذاکرین و واعظین پر لازم ہے کہ وہ کتب قدیمہ پر اعتماد کرتے ہوئے نبیؐ کی مصائب بیان کریں اور دشمنان اہل بیتؑ کی سازش کو بے نقاب کریں۔ مظلوم کی شہادت کی شہرت دے کر مصائب کا پرچار کر کے آنحضرتؐ رسول مقبول

حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا سے مدد طلب کریں عند الحاجة شہزادی کے نام کا  
دنبہ نذر کریں اور قرآن ہدیہ کریں اور شہزادی کے مصائب بیان کر کے توسل کریں  
انشاء اللہ غیبی امداد حاصل ہوگی دین اور دنیا کی سعادتیں حاصل ہوگی انشاء اللہ۔

### فصل دوم:-

## اختلافی مسائل کا بیان

بعض علماء اور ذاکرین حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کے کوہ رے والے  
مصائب بیان کرنے کے متعلق ایک دلیل علیل کا سہارا لیتے ہیں کہ جناب اختلافی  
مسائل کا شیخ پر بیان درست نہیں یہ دلیل بالکل علیل ہے۔ اگر اختلافات بین الشیعہ  
لامیہ کا ذکر کیا جائے تو صرف فہرست کئی جلدوں پر مشتمل بن جائے گی چند ایسے  
اختلاف جو موجود ہیں مگر منبر حسینیؑ پر بیان ہو رہے ہیں ذاکرین دوا عظیمین قطعاً اس کے  
ذمہ دار نہیں بلکہ صدیوں سے علماء کے درمیان یہ اختلاف چلے آ رہے ہیں۔ یہ اغیار کی  
سازش اور دشمن حکمرانوں کے خریدے اہل قلم کی سعی مذموم کے تلخ ثمرات ہیں ان  
پر تحقیق کرنے میں ابھی بہت وقت لگے گا اور کثیر سرمایہ سرف ہوگا۔ خداوند کریم  
ایسے محققین کو جلد موفق و موید فرمائے جو اس عظیم کام کو انجام دیں۔  
لہذا ہم پر یاد ذاکرین دوا عظیمین پر الزام سوائے مومنین کی سمع خراشی کے کچھ  
نہیں۔

## اختلافات کا اجمالی خاکہ

اسلام کی افواج کی تعداد میں اختلاف ہے مگر اس کے باوجود تعداد بیان ہوتی ہے۔

(2) حضرت فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا مدینہ رہ گئیں جیسا کہ محققین نے لکھا مگر چند اقوال ساتھ لے جانے کے بھی ملتے ہیں۔ اختلافات کے باوجود فراق صغریٰ کے مصائب بیان ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

(3) حضرت سیدہ سکینہ سلام اللہ علیہا کی زندان شام میں شہادت اور عمر کا اختلاف ہے مگر مظلومہ کے مصائب اختلافات کے باوجود بیان ہوتے ہیں اور بعض دشمنان اہلبیتؑ ملاؤں نے ناصبی موقف کو بھی بیان کیا ہے۔

(4) سفیر امام مظلوم حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کے فرزند ان جو کوفہ سے شہید ہوئے ان کے ساتھ جانے یا بعد میں کوفہ جانے پر اختلاف ہے مگر یہ اختلافی مصائب بیان ہوتا ہے۔

(5) حضرت عون اور محمد صلوة اللہ علیہما آیادونوں حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے فرزند ہیں یا ایک شہزادہ بی بی کا فرزند ہے اس میں اختلاف ہے مگر بیان مصائب ہو رہا ہے۔

(6) حضرت عبداللہ رضیع اور علی اصغر علیہ السلام آیا ایک ہستی ہیں یا جدا جدا شہزادے ہیں اختلاف کے باوجود مصائب بیان ہوتا ہے۔

(7) حضرت قاسم علیہ السلام کی شادی کا مسئلہ علمائے حق نے بیان فرمایا اور علماء محققین نے اس کی توثیق کی ہے۔ سرکار سید العلماء علامہ علی نقی نقوی لکھنوی اور آیت اللہ شیخ جعفر شوشتری جیسے اعلام نے بیان کیا ہے مگر چند یزیدی نمک خوار ملاں مصائب پر پردہ ڈالنے کے لئے عروسی قاسم کا انکار کرتے ہوئے اختلاف بیان کیا ہے۔



کرتے ہیں مگر اختلاف کے باوجود مصائب شہزادہ قاسمؑ بیان ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے

(8) بندش آب میں اختلاف ہے کہ کربلا میں کب پانی بند ہوا؟ تیسری محرم؟ کو یا ساتویں محرم کو آیا؟ دسویں تک پانی تھایا نہیں؟۔ اس اختلاف کے باوجود بیان ہوتا ہے۔

(9) اہل بیت علیہم السلام کا قافلہ کتنے عرصہ میں شام پہنچا؟ اختلاف ہے مگر بیان ہوتا ہے۔

(10) زندان شام میں اہل بیتؑ کتنا عرصہ قید رہے؟ اختلاف ہے مگر زندان شام کے مصائب بیان ہوتے ہیں۔

(11) حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کا مدفن شام ہے یا مدینہ یا مصر اختلاف ہے؟ مگر مصائب بیان ہوتے ہیں۔

(12) حضرت رقیہ بنت علی سلام اللہ علیہا کی قبر مطہر میں اختلاف ہے شام، مدینہ، مصر یا لاہور ملی لی پاکدامن سے مشہور و منصوب حرم مطہر اختلاف کے باوجود مصائب بیان ہوتے ہیں۔

(13) حضرت امام حسینؑ کی ازواج اور اولاد کے متعلق شدید اختلاف ہے۔

یہ چند چیدہ چیدہ اختلافات بیان کئے ہیں اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو پوری اختلافی مثنوی لکھی جاسکتی ہے بہر حال یہ تو چند تاریخی اختلاف ہیں اس کے باوجود بیان ہوتے رہے ہیں تو حضرت شہربانوؓ سلام اللہ علیہا کا ملک رے کی طرف جانا اگر اختلافی ہے تو جس طرح دیگر مصائب اختلاف کے باوجود بیان ہو رہے ہیں اور ہو سکتے ہیں تو

پھر حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کا ملک رے کی طرف جانا اور کوہ رے میں غائب ہونا بھی بیان ہو سکتا ہے۔

یہ اصلاح ذاکرین کے ٹھکیدار نام نہاد مصلحین خود اس قابل ہیں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ اگر اختلافی مسائل کو چھوڑنا ضروری ہے اور نہ چھیڑنا لازم ہے تو پھر تاریخ کے تمام واقعات جن سے بعض کا اشارہ ہم نے دیا ہے کیا یہ مصلحین چھوڑ دیں گے اگر ایسا کسی نے سوچا بھی تو وہ مصائب آل محمدؐ پر پردہ ڈالنے والا دربار رسولؐ و بتول کا مجرم کہلائے گا۔

قارئین گرامی! تاریخی اختلافات صدیوں سے چلے آرہے ہیں علماء اعلام کا اجماع نہیں ہو سکا اس کے باوجود جوں کے توں ہیں ان کے بیان میں کوئی حرج و مرج نہیں بس حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کے مصائب کا بیان کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔ مومنین اور عزاداروں کو چاہئے کہ جیسا گزشتہ ادوار میں بزرگ ذاکرین سے سنتے تھے اب بھی اس کو سنیں اور اشاعت کریں۔ دشمن کی چال کو سمجھیں یہ مختلف ہتھکنڈوں سے مصائب آل رسولؐ پر پردہ ڈالنے کی سعی کر رہے ہیں۔ عزاداری کو فروغ دیں مظلومیت آل محمدؐ کا پرچار کریں۔ ولایت اہل بیتؑ کی تبلیغ میں علماء حق کا ساتھ دیں۔ واللہ ولی التوفیق

### باب ششم:-

حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا کربلا میں موجود تھیں

ام السادات حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کربلا میں موجود تھیں۔ اس کا ذکر کتب تاریخ و مقاتل میں تواتر کے ساتھ موجود ہے۔

حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا نعش علی اکبر علیہ السلام پر

افتخار المحد ثین علامہ عبدالحق بن عبد الرحیم یزدیؒ فرماتے ہیں

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت کا جب حضرت شہربانو سلام اللہ نے سنا تو ان کے دل پر کیا گزری در حدیث وارد شدہ است کہ چون آنجسد قطعہ قطعہ را بدر خیمہ آورد اہ و امصیبہا کہ شہربانو آمدہ بر او نظر انداختہ بر حالی شد کہ زبانش بند شد

ملاحظہ فرمائیں بیت الاحزان ص 258 مطبوعہ ایران

احادیث میں وارد ہے کہ جب حضرت علی اکبر علیہ السلام کی پارہ پارہ لاش

اقدس دروازہ خیمہ پر پہنچی۔ آہ و اوایلا کہ حضرت بی بی شہربانو سلام اللہ علیہا آئیں اور

لاش کے ٹکڑے دیکھے تو شدت غم سے سکتہ ہو گیا زبان بند ہو گئی۔

رئیس الحدیث علامہ محمد باقر مجلسی طاب ثراہ فرماتے ہیں

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک شہزادہ مانند خورشید درخشاں خیمہ گاہ سے برآمد ہوا۔ دو گوسفارے اس کے کان میں تھے جو کہ بل رہے تھے اچانک ہانی بن ثبیت نے تلوار اس مظلوم شہزادے پر لگائی اور وہ شہید ہو گیا

فصارت شہربانو تنظر الیہ لم تتکلم کالمدهوشة حضرت شہربانو سلام اللہ علیہا نے اس کو قتل ہوتے دیکھا تو شہزادی بے ہوش ہو گئی اور منہ سے کچھ کہہ نہ سکیں۔

ملاحظہ فرمائیں:- حار الانوار جلد 45 ص 46 مطبوعہ بیروت

محدث کبیر علامہ شیخ عبد اللہ الحمرانی طاب ثراہ

آپ نے بھی شہربانو سلام اللہ علیہا کا اس وقت بے ہوش ہو جانا لکھا ہے

ملاحظہ فرمائیں:- عوالم العلوم والمعارف جلد 17 ص 288 مطبوعہ ایران

افتخار الحدیث علامہ عبد الخالق بن عبد الرحیم یزدی قدس سرہ

کم سن شہزادے کے قتل کو دیکھا تو شہربانو بے ہوش ہو گئیں۔

مصائب المصومین ص 268 مطبوعہ ایران

بیت الاحزان ص 257 مطبوعہ ایران

حضرت شہربانوؑ اور حضرت ام لیلیٰؑ

(بالیوں والے) شہزادے کی شہادت کے موقع پر امام حسین السلام نے کلمہ استرجاع انا للہ وانا الیہ راجعون اپنی زبان پر جاری فرمایا اور فرمایا اے اللہ میرے اس ہدیہ کو قبول فرما اس وقت حضرت شہر بانو کو حضرت امام حسین علیہ السلام نے بلایا اور تسلی دی اور فرمایا! تم اور سب خواتین صبر کریں کیونکہ خداوند عالم صابروں کو دوست رکھتا ہے پس شہر بانو سلام اللہ علیہا نے حضرت ام لیلیٰ سلام اللہ علیہا کے ساتھ نوحہ اور ماتم شروع کیا۔

ملاحظہ فرمائیں! ریاض القدس جلد اول ص 27 مطبوعہ ایران

## باب ہفتم :-

حضرت شہربانوؑ سلام اللہ علیہا کی  
روانگی حکم امامؑ

پس حضرت نے درخیمہ سے آواز دی۔ یا اختی زینب ویا ام کلثوم  
 ویا سکینہ ویا رباب علیکن منی السلام اے میری بہن زینب و ام کلثوم و اے  
 سکینہ و اے رباب تم سب کو سلام آخری میرا پیچہ کہ اب میں رخصت ہوتا ہوں اب تم  
 کو خدائے عزوجل کے سپرد کرتا ہوں۔ سنتے ہی اس آواز کے سب بیبیاں خیمہ عصمت  
 سے بیتلانیہ سروپا برہنہ روتی پٹی در پر آئیں۔ دیکھا امام حسینؑ آمادہ شہادت یکہ و تنہا  
 کھڑے روتے ہیں دیکھتے ہی کوئی بی بی دامن امامؑ سے لپٹ گئی کوئی معظمہ سموں  
 پر ذوالجناح کے سراپنا ٹپکنے لگی کوئی زمین پر چھپاڑیں کھانے لگی۔ راوی کہتا ہے اسی اثنا  
 میں جناب شہربانوؑ خدمت امامؑ میں حاضر ہوئیں اور روبرو کر عرض کی اے آقا خود  
 تو مرنے جاتے ہیں مجھے کس پر چھوڑے جاتے ہیں۔ آپ کی بہنیں بیبیاں تو اولاد رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ہر مسلمان ان کا احترام کرے گا۔ میرا یہاں کون ہے۔

ایک آفت زدہ عجم کی رہنے والی نسل کسریٰ سے ہوں۔ پرائے دیس میں تباہ ہو کر در بدر پھروں گی۔ کوئی پرسان حال نہیں ہوگا حضرت بہت روئے اور فرمایا اے شہربانو! ہر گز اپنی عزت و آبرو کا خوف نہ کرو کہ تو نگہبان ہے میری شہادت کے بعد گھوڑا میرا درخیمہ پر آئے گا تم سوار ہو لینا وہ اسپ وفادار حفاظت سے جہاں حکم خدا ہوگا تمہیں پہنچا دے گا۔ راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسینؑ وہ راہوار کہ نام اس کا میمون تھا درخیمہ پر حاضر ہوا شہربانوؓ نے رکاب پر یوسہ دے کر چاہا کہ سوار ہوں پس یاد آگیا کہ وہ وقت کہ آقائے مظلوم کس عزت و احترام سے سوار کرتے تھے بے اختیار ہو کر رونے لگیں اور کہنے لگیں آہ آہ کہاں ہے؟ اس وقت وہ عزت و احترام کرنے والا میرا؟ اور کہاں ہے وہ کجاوہ؟ اور کہاں ہے وہ بمشکل پیغمبرؐ؟ جو اس وقت اہتمام و پردہ ہماری سواری کا کرے غرض جناب شہربانوؓ نے سیکینہ کو گلے سے لگایا اور تمام اہل حرم کو وداع کیا اور سوار ہو کر ایک جانب کو روانہ ہوئیں۔

### شہربانوؓ سے ملاقات

پس مومنین راوی کہتا ہے کہ جناب شہربانوؓ طے منازل و قطع مراحل کرتی جاتی تھیں ناگاہ دور سے سوار لشکر نظر پڑی آپ نے گمان کیا کہ یہ فوج کثیر یزید کی ہے اعانت عمر سعد کو جاتی ہے۔ اس خیال سے آپ نے گھوڑے کو دوسری جانب پھیرا جب سردار فوج نے یہ دیکھا کہ ایک سوار نقاب دار سمت کو بلا سے آتا تھا مگر ہماری فوج سے خائف ہو کر دوسری جانب پھرا جاتا ہے دو سوار استفسار حال کے واسطے روانہ

لوگ دیکھتے تھے کہ وہ گھوڑا برقرار سبک جاتا ہے جب گھوڑے ان سواروں کے تھک گئے اور خود بھی خستہ ہو گئے اس وقت با آواز بلند ندا کی اے سوار نقاب دار برائے خدا توقف کر ہمارے سردار کو تجھ سے کچھ حال دریافت کرنا ہے یہ سن کر جناب شہربانوؓ نے اپنے گھوڑے کی باگ روک لی اور فرمایا! جاؤ اپنے سردار کو بھیج دو۔ ان دونوں سواروں نے اپنے سردار کی خدمت میں حاضر ہو کر کیفیت اپنی بیان کی۔ پس سردار خود سوار ہو کر وہاں آیا اور چہرے پر نقاب دیکھ کر گھوڑے کی باگ اپنے لشکر کی جانب پھیری۔ اس وقت شہربانوؓ نے فرمایا اے سوار کس کے تحقیق حال کے لئے آیا تھا اور کیوں بدن استفسار پھیرا جاتا ہے شہریار نے کہا اے سوار میں تجھ سے کیا پوچھوں کہ تو عورت معلوم ہوتی ہے اور مجھے اپنے بھائی اور سردار فرزند رسول مختار کا کچھ حال دریافت کرنا تھا۔ اس لئے کہ میں لشکر کثیر لے کر واسطے اعانت ان حضرت کے جاتا ہوں۔ جناب شہربانوؓ نے فرمایا اے شخص وہ جناب تیرے اور سب مسلمانوں کے امام اور سردار برحق ہیں مگر لفظ بھائی کا تو نے کس نسبت سے کہا۔ شہریار نے کہا میری ایک بہن شہربانوؓ حضرت کی کنیزی میں ہے۔ فلما سمعت ذلك بکت وقالت یا اخی واللہ قد قتل ابو عبد اللہ الحسین سنتے ہی شہربانوؓ نے نقاب چہرہ سے الٹ دی اور دونوں بانہیں شہریار کی گردن میں ڈال کر بہت روئیں اور فرمایا اے بھائی اب کس کی اعانت کو جاتے ہو۔ واللہ آقا ہمارے امام حسینؑ قتل کئے گئے۔ علی اکبرؑ شہید ہوا علی اصغر بھی جنت کو سنبھارے۔ اے بھائی ہم زمین کر بلا پر لوٹے گئے ہمارا تخت سلطنت الٹ گیا۔ راوی کہتا ہے کہ دونوں بھائی بہن گلے مل کر چیخ مار کر اس شدت سے روئے تھے کہ تمام صحرا میں شدت گریہ سے ان کی تزلزل پڑ گیا۔ جب روئے سے اتفاق ہوا



شہریار نے کہا اے بہن چو کچھ مشیت ایزدی میں تھا واقع ہوا مگر اب زمین کربلا پر چل کر بقیہ الہیت کی خبر لینی چاہئے شہربانوؑ نے کہا میرے آقا کی یہیں تک اجازت تھی یہاں سے کہیں جا نہیں سکتی اسی جگہ قیام کروں گی تم زمین کربلا پر جاؤ اور حال الہیت اطہار دیکھ کر میرے فرزند ہمارو حنین زین العابدینؑ کی خبر لاؤ۔ یہ سن کر شہریار وہیں شہربانوؑ کو چھوڑ کر کربلا کو روانہ ہوئے آہ آہ مومنین اس وقت شہریار کربلا پر پہنچے جس وقت سراوقات عصمت میں آگ مشتعل تھی اور سب بیبیاں مع اطفال خورد سال خوف جان خیموں سے باہر نکل کر مثل اور اراق مصحف اوس صحرائے ہولناک میں پریشان تھیں کوئی صدا سے و احسینا و امظلوماہ کی بلند کرتی تھی کوئی والاخاہ و اسیداہ کہ کر روتی تھی آہ آہ کس زبان سے عرض کروں جو حال مصیبت شہریار کے پیش نظر آیا۔ دیکھا کہ امام زین العابدینؑ ایک درخت کے سایہ میں فرش خاک پر بیٹھے ہیں مگر کس بیت سے کہ دست حق پرست سینہ مبارک پر رکھے ہیں اور دہن شریف سے وہ شے اگل رہے ہیں جس کے بیان سے کلیجہ منہ کو آتا ہے رونے کو یہ اشارہ کافی ہے کہ زمین اس جگہ کی سرخ ہو رہی تھی فقال السلام عليك يا بن رسول الله فرد عليه السلام وقال من انت يا هذا لم يسلم على احد غيرك منذ وددت على هذه الارض شہریار نے حضرت پر سلام عرض کیا حضرت نے جواب دے کر فرمایا اے بھائی تو کون ہے کہ ایسے وقت بے کسی میں مجھ غریب و مظلوم پر سلام کرتا ہے حالانکہ جس روز سے ہم اس سر زمین پر وارد ہوئے ہیں سوائے تیرے کسی نے ہمیں سلام نہیں کیا۔ اس نے عرض کیا میں آپ کی مادر گرامی شہربانو کا بھائی ہوں۔ اپنے آقا و امام کی نصرت کے واسطے لشکر گراں لے کر آیا تھا مگر افسوس ہے کہ اپنے شومی طالع سے اس سعادت سے

محروم رہا جب سکیٹہ کو معلوم ہوا کہ شہریار میرے بھائی امام زین العابدینؑ سے باتیں کرتے ہیں دوڑ کر دامن شہریار سے لپٹ گئیں اور رو کر کہنے لگیں اے ماموں مجھے والدہ اس صحرائے مصیبت و عالم غربت میں چھوڑ کر تنہا تشریف لے گئیں اگر آپ سے ملاقات ہو تو میری طرف سے بیان کیجئے گا اے اماں شہر نے مجھے طمانچہ مارے اور بندے میرے کانوں سے چھین لئے اور ہم اہلیت کے سروں سے چادریں اتار لیں اور چاہتے ہیں کہ ہم کو سر بر ہنہ رسن بستہ شتران بے کجاوہ و عمار پر سوار کر کے روانہ شام محنت انجام ہوں۔ یہ کلمات جگر خراش اپنی بھانجی سکیٹہ کے سن کر شہریار بیتاب ہو گئے اور خدمت امام زین العابدینؑ میں عرض کی اگر ارشاد ہو تو ان ظالموں سے اپنے امامؑ کے خون، حق کا عوض لوں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر ان کا استحصال مشیت ایزدی میں ہوتا تو میرے پدر بزرگوار کو حق تعالیٰ نے ہر طرح کی قدرت عنایت فرمائی تھی کیوں خود شہید ہوتے اور کیوں ہم اہلیت عصمت و طہارت کی یہ نوبت پہنچتی۔ اس قوم کو اس کے حال پر چھوڑ دو عادل حقیقی روز جزا ان سے انتقام لے گا۔ جب شہریار نصرت اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناامید ہوئے روتے ہوئے اس مقام پر جہاں شہر بانوؑ کو چھوڑ گئے تھے پر آئے اور ایک مکان تعمیر کر دیا اور تاحیات جناب شہر بانوؑ نے اس مقام پر عبادت خدا میں بسر کی اور بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب شہر بانوؑ اہلیت سے رخصت ہو کر روانہ ہوئیں عمر سعد نے دیکھا کہ ایک سوار نقاب دار خیمہ امامؑ سے نکل کر جانب صحرا جاتا ہے تو کچھ سواروں کو حکم دیا کہ گرفتار کر لاؤ چونکہ اس پرمیون بہت تیز جاتا تھا وہ سب سوار پیچھے رہ گئے جب اس مخدومہ کو اطمینان حاصل ہوا تو ایک مقام پر کنارہ دریا گھوڑے سے اتریں اور وہ کرتہ جو خون علی اصغرؑ سے

آلودہ تھا اسے دھونے لگیں اور زار زار رونے لگیں اور فرماتی تھیں ہائے علی اصغر سے بھی ظالموں نے میری گود خالی کر دی ناگاہ وہی سوار عمر سعد پھر دکھائی دے۔ بھجیل گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت شہر بانوؑ اس مقام سے آگے بڑھیں اس اثناء میں ایک پہاڑ سر راہ نمودار ہوا اور آہ آہ تین جانب سے فوج نے آکر محاصرہ کر لیا۔ جس طرف نظر کرتی تھیں سوائے انبوه اور اوس کوہ کے کسی جانب راہ گزر معلوم نہیں ہوتی تھی اس وقت آپ نے مضطرب ہو کر درگاہ مجیب الدعوات میں عرض کی اے پردہ پوش عالم تو جانتا ہے کہ میں تیرے رسولؐ کے فرزند کی کنیز ہوں میری حفاظت و حرمت تیرے ہاتھ میں ہے راوی کہتا ہے کہ ہنوز دعا شہر بانوؑ کی ناتمام بھی دیکھتے ہیں کہ وہ پہاڑ شق ہو گیا اور وہ جناب مع اسپ میمون اس کے اندر تشریف لے گئیں اور پھر وہ پہاڑ اپنی اصلی حالت میں ہو گیا الا لعنة الله على القوم الظالمین۔

ملاحظہ فرمائیں کتاب خور الغمہ جلد دوم ص 159 تا 164 ص مطبوعہ لکھنؤ

قدیم

## توثیق

(1) عمدة العلماء والمجتہدین سرکار علامہ سید کلب حسین صاحب لکھنوی

اعلیٰ اللہ مقامہ نے ساری زندگی مصائب اس کتب خور الغمہ سے پڑھتے تھے اور حوالے دیتے تھے۔

(2) سرکار صدر العلماء علامہ سید مظہر حسن غازی پوری قدس سرہ نے

اس پر شاندار الفاظ میں عربی زبان میں تقریظ لکھی ہے۔

(3) خاتم المحدثین علامہ آغازِ برگ تہرائیؒ حور الغمہ کو مقتل کبیر لکھا ہے

الذریعہ فی تصانیف الشیعہ جلد 3 ص 50 مطبوعہ بیروت

حضرت سید الشہداءؑ علیہ السلام کا اپنی نگرانی میں

حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا کو کوہِ رے میں پہنچانا

بروایت حزن المؤمنین و سرور المؤمنین جب وہ گھوڑا کہ نام جس کا میمون تھا مظلوم کربلا کی شہادت کے بعد باگیں کئی زمین میں جا بجا تیر پو ست بال اور پیشانی خون سے رنگین کئے آنکھ سے آنسو سمنوں سے خاک اڑاتا درخیمہ پر پہنچا اور ایسی آواز سے بولا جیسے کوئی غم زدہ اپنے آقا اور سر پرست کے ماتم بین نالے کرتا ہے۔ شہر بانو پہلے تو گھوڑے کی گردن میں بانہیں ڈال کر روتی رہیں پھر رکاب پر بوسہ دے کر چاہا سوار ہوں وہ وقت یاد آگیا جب آقائے مظلوم کس عزت و احترام سے مجھے سوار فرماتے تھے بے اختیار ہو کر رونے لگیں۔ مقتل کی طرف نگاہ حسرت سے دیکھ کر کہنے لگیں آہ کہاں ہیں وہ وارثِ دوالی میرے اور کہاں ہیں وہ عزت و احترام کرنے والے میرے اور کہاں ہے وہ کجاوہ کہاں ہے وہ پسرِ ممشکل پیغمبر جو اس وقت پردہ اور اہتمام میری سواری کا کرے۔ غرض ایک ایک اہلیت سے رخصت ہو کر سیکنہ کو لگے لگا کر سوار ہوئیں۔ چند قدم چلیں تھیں کہ عمر سعد نے اپنی فوج کو آواز دی دیکھو یہ کون عورت خیمہ حسین سے جاتی ہے جانی پہچانی یہ آواز جو اس خاتون کے کانوں میں پہنچتے ہی ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا۔ سر اٹھا کر دعا کی خداوند میں تیرے نبی کے نواسے کی حرمت

اس وقت ذوالجناح جو امام حسینؑ کی سواری کا گھوڑا تھا اس کی آواز معلوم ہوئی۔ دیکھا کہ سامنے ایک شخص اسی ذوالجناح پر سوار چلا آتا ہے کس طرح اعضاء تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے ہیں بدن میں تیر پر تیر پیوست ہیں گردن پر سر نہیں جب قریب آیا تو کون ہے اور کیوں آیا ہے اس کے حلق پریدہ سے آواز آئی اے شہربانوؑ میں وہی حسینؑ غریب ہوں جس کے بعد تمہا تو نے مسافرت اختیار کی ہے اس وقت تیری تسکین کو آیا ہوں یہ فرما کر نظروں سے غائب ہو گئے۔

گھوڑا شہربانو کو لے کر ایک جانب لے چلا۔ دور جا کر اس مخدومہ نے دیکھا ایک لشکر گراں چلا آتا ہے سمجھیں یہ فوج عمر سعد کی کمک کو جاتی ہے ڈریں اور باگ رہو ار کی دوسرے طرف پر ہے۔ سردار لشکر نے خود دیکھا کہ ایک سوار نقاب دار کربلا کی طرف سے آتا ہے خود گھوڑا بڑھا کر قریب آکر کہا اے سوار خائف نہ ہو ہم تجھ سے اپنے آقا حسینؑ کا حال دریافت کرنا چاہتے ہیں یہ سنتے ہی آپ کہنے لگیں کہ تو کون غنمخوار حسینؑ ہے کہ حضرتؑ کا حال پوچھتا ہے اس جناب سے تو زمانہ پھر گیا کوئی پرسان نہیں۔ اس نے کہا مجھے حضرتؑ سے غلامی اور برادری کا دعویٰ ہے۔ شہربانوؑ نے کہا کہ غلامی کا دعویٰ تو ہر مسلمان کرتا ہے مگر برادری کا لفظ تو نے کس رو سے کہا؟ وہ بولا میری ایک بہن شہربانوؑ حضرتؑ کی کنیزی میں ہے اٹاے راہ سے مولاؑ نے خط لکھا تھا کہ اہل کوفہ مجھ سے برسر دعا ہیں حتی الامکان نصرت اسلام سے باز نہ رہنا۔ اپنا لشکر لیکر جان نثاری کو جاتا ہوں سنتے ہی شہربانوؑ نے نقاب چہرے سے الٹ دی اور رورو

کر چلائیں اے بھائی اب کس کی مدد کو جاؤ گے۔ قتل الحسینؑ جو بلا و آگم

الحسین بکربلا ظالموں نے اپنے نبی کے نواسے کو مہمان بلا کر تین دن کا بھوکا پیاسا ذبح کیا۔ ہم کو بے وارث اور بچوں کو یتیم کر دیا۔ ہمشکل پیغمبر کے جوانی خاک میں مل گئی ایک شب کی بیاہی بیٹی راند ہو گئی قاسم کے سوگ میں بیٹھے ہیں عباس کے شانے کاٹے گئے، چھ مہینے کی جان اصغر تک نہ چا نہ لپہ باپ کی آغوش میں تیر کھا کر جنت کو سدہارے۔ ماں کی گود اور اپنا جھولا سنسان کر گئے۔ موت نے ہمارا گھر کا گھر دوپہر میں صاف کر دیا اب کوئی سوا ایک فرزند ہمارے باقی نہ رہا کیا جانے وہ زندہ ہے یا باپ اور بھائیوں کے صدمہ سے تڑپ کر مر گیا نہ معلوم اس وقت تک مشکل کشاء کی بیٹیاں رسول خدا کی نوایاں کس مصیبت میں گرفتار ہوں گی۔ یہ سنتے ہی شہر یار نے عمامہ زمین پر پھینک دیا اور بھائی بہن گلے مل کر اس شدت سے روئے کہ روتے روتے غش کھا گئے اور سارا لشکر سیاہ پوش ہوا اور تین دن تک اس صحرا میں ایسا ماتم برپا رہا کہ پہاڑوں سے جنگلوں سے واحسیناہ واغربتاہ واقاسماہ واعباساہ والکبراہ کے سوا کچھ صدا نہ آتی تھی۔

ملاحظہ فرمائیں محور الغمہ جلد اول 186/187 مطبوعہ انڈیا

### توثیق

محور الغمہ بہت ہی معتبر اور بے مثل کتاب ہے اس کتاب ندرت خطاب کی توثیق کے لئے یہ کافی ہے کہ اعلم العلماء والجدیدین سرکار علامہ مفتی السید محمد عباس اعلیٰ اللہ مقامہ نے اس کا قطعہ تاریخ لکھا جس کا قطعہ تاریخ مفتی صاحب قبلہ جیسی شخصیت لکھ کر توثیق کرنے اس کی وثاقت میں کیا کمی ہوگی۔

شیخ محمد حسین، ڈھکو صاحب لکھتے ہیں

مفتی محمد عباس بن سید علی شوستری الجزائری اللکھنوی سید العلماء مولانا سید حسین سلطان العلماء مولانا سید محمد کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے بہت بلند پایہ فقیہ و متکلم و بے بدل ادیب شاعر اور کثیر التصنیف و التالیف مصنف تھے علاوہ دیگر علوم و فنون کے کلام میں بھی متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

احسن الفوائد ص 41 مطبوعہ سرگودھا

## عالم اجل فاضل بے بدل علامہ سید وزیر الدین حسینؒ

### قدس سرہ فرماتے ہیں

بروایت حزن المومنین و سرور المومنین جب وہ گھوڑا کہ نام اس کا میمون تھا بعد شہادت شاہ کربلا باگیں کٹی ہوئی زمین میں جا بجا تیر پیوست بال اور پیشانی خون سے رنگین کئے ہوئے روتا خاک اڑاتا درخیمہ پر پہنچا اور اس آواز سے بولا جیسے کوئی غمزدہ اپنے آقا و سر پرست کے ماتم میں نالے کرتا ہے جناب شہر بانوؑ اس کی آواز سن کر آئیں پہلے تو گھوڑے کی گردن میں بانہیں ڈال کر روتی رہیں پھر موافق ارشاد اور وصیت شاہؑ مظلوم کے رکاب پر بوسہ دے کر چاہا کہ اس پر سوار ہوں پس شہر بانوؑ کو وہ وقت یاد آگیا کہ آقائے مظلوم کس عزت و احترام سے مجھے سوار فرمایا کرتے تھے وہ والی و وارث میرا اور کہاں ہے وہ عزت و احترام کرنے والا میرا اور کہاں ہے وہ محمل پردہ دار اور کہاں ہے وہ پسر ہمشکل رسول مختار جو اس وقت پردہ اور اہتمام

اور بہت روئیں پس سوار ہو کر چند قدم چلی تھیں کہ عمر سعد لعین نے اپنی فوج بے دین کو آواز دی کہ دیکھو یہ کون عورت خیمہ حسینؑ سے نکلی جاتی ہے اسے روک لو کہیں جانے نہ پائے۔ سنتے ہی اس آواز کو اس خاتون ممتاز کے دست و پائے مبارک میں ریشہ پڑ گیا سر مقدس جانب آسمان اٹھا کر دعا کی کہ خداوند میں تیرے پیغمبرؐ کے نواسے کی حرمت ہوں میری عزت و آبرو تیرے دست قدرت میں ہے ہنوز دعا شہربانوؑ کی تمام ہوئی تھی کہ عجب قدرت خدا اور شان کبریٰ نظر آئی۔

سامنے سے کیا دیکھتی ہیں کہ اس اسپ ذوالجناح جو امام حسینؑ کی سواری کا گھوڑا تھا بولتا ہوا چلا آتا ہے اور ایک شخص اس پر سوار ہے اور عجب طرح کی شان اس سوار کی نمودار تھی کہ تمام اعضاء اندام نیزہ و حسام سے ٹکڑے ٹکڑے ہیں جسم پر تیر پیوست ہیں اور گردن پر سر نہیں ہے جب وہ سوار قریب آیا حضرت شہربانوؑ نے اس سے پوچھا کہ اے شخص کون ہے تو؟ اور میری سمت کس لئے چلا آتا ہے؟ اس کے حلق بریدہ سے آواز آئی کہ اے بانو کہ میں وہی حسینؑ غریب ہوں کہ جس کے بعد تو نے تنہا مسافرت اختیار کی ہے اس وقت میں تیری تسکین کو آیا ہوں اتنا ہی فرما کر نظر سے غائب ہو گئے۔

پس لشکر عمر سعد نے ہر چند تعاقب کیا مگر وہ گھوڑا جناب شہربانوؑ کو اس سرعت سے لے کر ایک سمت کو چلا کہ لشکر سے ناپید ہوا پس لشکر عمر سعد عاجز ہو کر واپس آیا اور جناب شہربانوؑ بہت دور کے فاصلے پر چلی جاتی تھیں۔



خندومہ نے دیکھا کہ ایک لشکر گراں سامنے سے نمایاں ہے اپنے دل میں سمجھیں کہ شاید کہ یہ فوج عمر سعد کی کمک کے واسطے آتی ہے یہ خیال کر کے خائف ہوئیں اور عثمان اپنے راہوار کی دوسری سمت کو پھیر دی اور سردار لشکر نے دیکھا کہ ایک سوار نقاب دار کربلا کی سمت سے آتا ہے اور شاہراہ چھوڑ کر اور طرف کو جاتا ہے وہ سردار خود اپنا گھوڑا بڑھا کر ان کے قریب آیا اور کہا کہ اے سوار تو خائف نہ ہو مجھے تجھے سے کچھ اپنے آقا حسینؑ کا احوال پوچھنا ہے سنتے ہی آپؑ ٹھہر گئیں اور یوں کہ اے شخص تو کون غم خوار حسینؑ ہے کہ حضرت کا حال پوچھتا ہے ان سے تو زمانہ پھر گیا ہے کوئی پرسان حال نہیں ہے اس نے کہا مجھے حضرت سے دودھ عوے ہیں ایک دعویٰ غلامی کا اور دوسرا دعویٰ برادری کا ہے شہربانوؑ نے کہا کہ ان کی غلامی کا دعویٰ تو ہر مسلمان کرتا ہے مگر برادری کا لفظ تو نے کس رو سے کہا اور تو کون شخص ہے تب اس سردار نے کہا کہ امام حسینؑ کی کنیزی میں میری ایک ہمشیرہ ہے نام اس کا شہربانوؑ ہے حضرت اثنائے سفر سے مجھے ایک نامہ لکھا تھا کہ اے بھائی اہل کوفہ ہم سے برسر پر خاش ہیں جہاں تک تم سے ممکن ہو نصرت اسلام سے باز نہ رہنا اور میں شہزادہ عجم ہوں اور شہریار میرا نام ہے۔ موافق لکھنے حضرت کے اپنا تمام لشکر ہمراہ لے کر واسطے جان نثاری حسین علیہ السلام خاصہ عباری کے جاتا ہوں سنتے ہی اس میان کے جناب شہربانوؑ تھرا گئیں اور بے تامل نقاب اپنے چہرہ مقدس سے الٹ دی۔ شہریار کو جو وہ پریشان صورت ایک عورت کی نظر آئی تو بسبب خستہ حالی کے اپنی بہن کو نہ پہچان سکے۔ شرم سے اپنا سر جھکا لیا اور نیچی نگاہ سے دریافت کیا کہ آپ کون معظّمہ ہیں اگر حال سے میرے آقا حسینؑ کے کچھ آپ کو خبر ہو تو مجھے مطلع فرمائیے۔

چلا انھیں اور کہا کہ اے بھائی اب کس کی مدد کو جاؤ گے۔ قتل الحسین بکریلا ذبح الحسین بکریلا ظالموں نے اپنے پیغمبرؐ کے نواسے کو مہمان بلا کر تین دن کا بھوکا پیاسا فرج کیا۔ ہم کو بے وارث والی اور یتیم بچوں کو پریشانی اور خستہ حالی میں چھوڑ دیا۔ بمشکل پیغمبرؐ کی جوانی خاک میں مل گئی ایک رات کی بیاہی بیٹی رائد ہو گئیں اور قاسمؑ کے سوگ میں بیٹھی عباسؑ کے شانے کاٹے گئے چھ مہینے کی جان اصغر علیہ السلام نادان تک نہیں بچا۔ اپنے نالچہ پر باپ کی آغوش میں حلق نازنین پر تیر کین کھا کر جنت کو گئے۔ اے بھائی موت نے ہمارا گھر کا گھر دوپہر میں صاف کر دیا ایک فرزند بیمار کے سوا کوئی باقی نہیں رہا معلوم نہیں کہ وہ بیمار بھی زندہ ہے یا نہیں اس وقت تک مشکل کشا کی بیٹیاں رسول خداؐ کی نواسیاں مصیبت میں گرفتار ہیں سنتے ہی اس بیان کے شہریار نے عمامہ اپنے سر سے اتار کے پھینک دیا اور اس معظمہ کو دیکھ کر اتنا متوحش ہوا کہ دیر تک عالم سکتہ کا سہارا آخر پوچھا کہ اے مخدومہ عالم اللہ اپنا اسم معظم مجھے بتلا دو کہ آپ کون معظمہ ہیں فرمایا کہ اے بھائی تم نے اب تک مجھے نہیں پہچانا میں وہی شہر بانو تمہاری ہمیشہ ہوں جو کنیزی میں شاہؑ مظلوم کے آئی تھیں وقت رخصت ہونے کے اہل حرم سے میرے آقا نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ بعد ہماری شہادت کے گھوڑا ہماری سواری کا پیشانی اپنی میرے خون سے رنگین کر کے درخیمہ پر آئے گا تم اس پر سوار ہو جانا پس جس جگہ حکم خدا ہو گا یہ گھوڑا تم کو وہیں پہنچا دے گا یہ کہہ کر شہر بانو نے اپنے بھائی کے گلے میں ہاتھ ڈال دیئے اور دونوں بھائی بہن گلے مل کر اس شدت سے روئے کہ روتے روتے غش کر گئے اور سہارا لشکر شہریار کا سیاہ پوش ہو اور تین دن تک اس صحرا میں ایسا ماتم برپا رہا کہ پہاڑوں اور جنگلوں سے بہم یی آواز آتی تھی

## دوسری روایت:-

اور بسند معتبر صفوان سے منقول ہے کہ وہ گھوڑا حضرت کا بعد شہادت امام کے خیمہ امام پر پہنچا اور رو برو جناب شہربانو کے اپنی پشت خم کر کے گھٹنوں کو زمین پر ٹیک دیا اور اشارہ سواری کا کیا پس شہربانو پہلے مامورہ چکی تھیں یہ حال دیکھ کر جناب زینبؑ علیہ السلام خاتون کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سلام الوداع کیا

اور یہ وصیت کی کہ میں تو حسب ارشاد آقائے خوش نہاد کے سوار ہوتی ہوں جہاں خدا لے جائے گا وہاں جاؤں گی۔ اب اہل بیتؑ رسولؐ سے میں رخصت ہوتی ہوں مفارقت تمہاری اگرچہ مجھ پر بہت دشوار ہے اور شاق ہے مگر میرے واسطے یہی حکم امامؑ آفاق ہے۔

سکینہؑ سے خبردار سید سجاد علیہ السلام ہو شیار ہو امیدوار ہوں کہ میرے ہجران سے حال ان کا پریشان نہ ہو اور اے سیدہؑ جب آپ قید محن سے چھوٹ کر وطن کو تشریف لے جائیں تو میری دختر یمار فاطمہ صغریٰ کے سر پر میری طرف سے دست شفقت پھیرنا اور تمام زنان بنی ہاشم اور عورات ہمسایہ کو میری جانب سے سلام الوداع کہنا

آہ و اویلا اس وقت کا تلاطم اور رونا اہل بیتؑ کا جدائی سے شہربانو کی کس زبان سے بیان کیا جائے۔ حضرت زینبؑ کی بے قراری اور سکینہؑ کی آہ و زاری اور یہ دختر نادان فراق مادرِ زیان میں فریاد کرتی تھیں کہ آہ باباجان بھی ہمارے مر گئے اور علی اکبرؑ نوجوان ابھی سفر آخرت کر گئے برادرِ صغیر بھی ہدف تیر ہوا اب سایہ ماں کا بھی سر سے اٹھتا ہے پس وہ گھوڑا جناب شہربانو کو سوار کر کے لے چلا تو شہربانوؑ پھر کہہ سکیں

کو دیکھتی جاتی تھیں اور فریاد کرتی تھیں کہ اے پارہ جگر صبر کرا ب ملاقات تمہاری بروز قیامت ہوگی۔ ایک روایت میں لکھا ہے کہ شمر نابکار چار ہزار سوا سے پیچھا ہوا جب تک کہ گرد راہ کی نظر آئی تعاقب کیا آخر وہ اسپ نازی بجمال سرعت و جانبازی نگاہ فوج پلید سے ناپدید ہوا پس شمر مقہور مجبور ہو کر واپس آیا منقول ہے کہ وہ اسپ حسینؑ ایک طرفۃ العین میں نواحی ملک رے میں داخل ہوا اور ایک بلندی کوہ پر جا کر اس اسپ باشکوہ نے پاؤں اپنا زمین پر مارا کہ زمین شگافتہ ہوئی اور آپؐ مع حضرت شہربانوؑ زمین میں فرو ہوا پھر کسی نے نشان اس کا نہ پایا چنانچہ اس بلندی کوہ پر اب ایک قبة بہت بڑا وسیع بنایا گیا ہے اور مستورات واسطے زیارت کے اس قبة میں جاتی ہیں اور مشرف با زیارت ہوتی ہیں اور مرد اس مقام پر نہیں جاسکتا کہ یہاں تک عورت حاملہ کو اس مقدس مقام پر لے جاتے ہیں اگر اس شکم میں لڑکا ہوتا ہے تو ہرگز اس مکان میں نہیں جاسکتیں اور اگر لڑکی ہو تو بے دغدغہ چلی جاتی ہیں یہ بات بارہا کے تجربے سے ظاہر ہوئی ہے۔

الا لعنة الله على القوم الظالمين وسيعلم الذين ظلموا اى

منقلب ينقلبون

ملاحظہ فرمائیں :

سراج غم جلد دوم ص 300 تا 304 مطبوعہ دہلی طبع دوم 1916ء

صدر العلماء علامہ صدر الدین واعظ القزوينی نے احوال جناب شہربانوؑ وجہ حضرت امام حسین علیہ السلام بصورت نظم پیش کیا ہے۔

شہربانوؑ آن دخت شاہ عجم فروغ شہستان ماہ حرم

ازیں پیشتر کشتہ شد شاہ من  
ز کشور بکشور شد م بے نقاب  
ز ایران بہ یثرب چو راہم فتاد  
کسم کو کہ تاہم زبانی کند  
من آنم کہ بلبل بنالد بمن  
من آنم کہ تادامن روزگار  
من آنم کہ بامن چو یاری کند  
ز تاراج ملی پردہ شد ماہ من  
برہنہ تنم رابدید آفتاب  
بسرء سایہ چتر شاہم فتاد  
یکی پہلوی نوحہ خوانی کند  
بگلشن درون کل بنالد بمن  
بجرید بمن چشم ابر بہار  
عرب تا عجم ہر دوزاری کند

از آن پہلوی نوحہ درو مند  
خروش از زنان حرم شد بلند

ملاحظہ فرمائیں!

ریاض القدس جلد دوم صفحہ 119 مطبوعہ ایران

اس پر درد مرثیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ شہر بانو دختر یزدجرد بادشاہ عجم جو شمع حرم  
امام حسین علیہ السلام تھیں نے اس طرح اپنا حال زار بیان فرمایا ہے جو اہل دل کے لئے  
ایک نوحہ ہے۔ اس سے پہلے کہ شاہ امم شہید ہوں اور خیام تاراج و برباد ہوں اور میں  
شہر بشہر اسیر ہو کر بغیر چادر پھروں اور آفتاب مجھے کھلے سر دیکھے۔ میں نے ایران سے  
یثرب تک جو سفر اختیار کیا۔ اس میں میرے سر پر چتر شاہی تھا۔ یعنی کہ میں شہزادی  
تھی آہ اب حسین شہید ہو جائیں گے اور میں بے پردہ ہو جاؤں گی میں کس کو اپنے نوحہ  
میں شریک کروں میں جانتی ہوں کہ بلبل میرے ساتھ نوحہ کرے گا۔

روزگار چشم ابر بہار آنسو بہائے گی میں جانتی ہوں کہ عرب و عجم دونوں گریہ و زاری کر کے میری یادری کریں گے۔ جب حضرت شہربانوؑ نے اس طرح نوحہ کیا تو اہل حرم میں ایک کمرام برپا ہو گیا امام حسینؑ اس حال کو دیکھ کر پریشان ہوئے فرمایا اے خواتین حرم نالہ و فریاد نہ کرو۔ صاحب روضۃ الشہداء لکھتے ہیں کہ شہربانوؑ دختر بادشاہ عجم نے امام حسینؑ کا دامن پکڑ کر۔ بزبان فارسی عرض کیا اے شاہ من اے مولیٰ حسینؑ۔ اے میرے تاجدار میں بیچس و غریب الوطن ہوں اور یہ مخدرات، ذریت رسول خدا اور عرب ہیں اور لشکر اعداء بھی عربی ہے۔ میری حالت پر کوئی رحم نہ کرے گا۔ کیونکہ میں عجم ہوں۔ اے حسینؑ نزدیک ہے کہ میری روح میرے جسم سے نکل جائے امام حسینؑ نے جناب شہربانوؑ سے فرمایا کہ خیمہ میں بیٹھو۔ جب میں زخمی ہو کر گھوڑے سے زمین پر پہنچوں گا تو دل دل در خیمہ پر آئے گا اور تم اس پر سوار ہونا۔ اور جہاں تم چاہو گی وہاں لے جائے گا۔

غرض کہ امام حسین علیہ السلام بعد از وصیت و نصیحت خیمہ سے باہر نکلے۔ اس وقت خیام امام علیہ السلام میں شور و غوغا پیدا ہوا۔ نوحہ و شیون کی آواز بلند ہو رہی تھی خدا حافظ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جو مصائب بے پناہ برداشت کئے ہیں وہ اسلام کی بقاء کے لئے تھے امام حسینؑ میدان کارزار میں برائے جہاد تشریف لائے۔

ملاحظہ فرمائیں!

## توثیق

شیخ محمد حسین ڈھکو صاحب لکھتے ہیں

سید نعمت اللہ بن عبد اللہ المعروف علامہ جزائری آپ حضرت علامہ مجلسی اور آفتاب حق خوانساری اور فاضل جلیل علامہ محسن فیض کے شاگرد رشید اور بہت بلند پایہ کے عالم و فاضل ماہر کامل محدث جلیل اور محقق نبیل متکلم بے عدیل تھے۔

احسن الفوائد ص 36

## مقصودین کے سفسطہ کا رد

اکثر لوگ بی بی شہر بانوؑ کے کوہ رے کی طرف آمد پر مختلف اعتراضات کرتے ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے کہ شہزادیوں کو اور تمام اہل حرم کو چھوڑ کر بی بی شہر بانو کوہ رے تہران طرف کیوں آگئی اس کا جواب یہ ہے۔

**اول**۔ حضرت امام حسینؑ نے خود شہزادی کو حکم دیا لہذا مصلحت امام کو امام ہی بہتر سمجھتا ہے۔ ہمارا اعتراض فضول ہے۔ ہمیں اتباع امر امامت حکم ہے نہ اس کی لم پوچھنے کا۔

**دوم**۔ یقیناً اس میں وہی مصلحت کار فرما ہے جو حضرت محمد حنفیہؐ جیسے شجاع بھائی کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کرنے کی۔

**سوم**۔ یقیناً سید الشہداءؑ نے اپنے پیغام کو عام کرنا چاہا تاکہ ہر جگہ یہ پیغام پہنچے اور یہ کام آپؑ کے سفراءؑ نے انجام دیا۔ اگر فاتح شام نے شام میں اپنے خطبات دے کر اس پیغام کو عام کیا۔ حتیٰ کہ وہاں شہزادی رقیہ بنت الحسینؑ یعنی

جناب سکینہؓ کی زندان میں شہادت ہوئی۔ شہزادی کی زیارت گاہ کا زندان میں ہونا مظلومیت کو اجاگر کرتا ہے۔ تو اسی طرح امام حسینؑ نے چاہا کہ اگر عرب میں شہزادی مظلوم یزیدی مظالم کا پردہ چاک کر رہی ہے تو عجم میں بھی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی بہو نمائندہ ہو۔ جو اہل عجم کو کربلا میں ٹوٹنے والی قیامت سے آگاہ کرے۔

چہارم۔ ملک عجم میں شہرت شہادت کیلئے حضرت شہر بانو سے بڑھ کر کون بہتر ہو سکتا ہے کہ شہزادی ملک فارس کے شہنشاہ کی بیٹی اور پوتی تھی۔ یہ شہزادی کے مبارک قدم کا ہی اثر ہے کہ عجم (ایران) میں مذہب آل محمد علیہم السلام نے فروغ پایا اور آج تک فروغ پا رہا ہے۔

## محل غیبت

حضرت شہر بانو سلام اللہ علیہا کوہ رے میں پہنچ کر غائب ہو گئیں۔ پہاڑ میں ام السادات کا غائب ہونا خلاف عقل نہیں۔ حضرت ابو تراب علیہ السلام کی بہو اگر پہاڑ کو حکم دے تو وہ کیوں نہ تعمیل امر کرتے۔ باب اللہ کی بہو باب اللہ کی زوجہ باب اللہ کی مادر گرامی نے یقیناً کوہ میں دروازہ بہشت بنایا ہے۔

## ابواب الارض

دعاء سمات میں باب الارض کا ذکر موجود ہے



واذا دعيت به على مضايق ابواب الارض للفرج انفرجت -

مفاتيح الجنان ص 123

## سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کا اعلان

بازار میں حضرت سید الشہد اعلیہ اسلام کے سراقدرس نے تلاوت قرآن کرتے ہوئے ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایتنا اعجاباً کی آیت کو تلاوت فرمایا۔

اصحاب کف نے ظالم حکمران کے شر سے نجات پائی تو مادر امام اور زوجہ امام نے بھی کوہ رے میں فوج اشقیاء کے شر سے نجات پائی۔ یہ بہت ہی لطیف اور دقیق اشارات ہیں جن کو پاک ذہن ہی سمجھ سکتا ہے۔

## کس رہوار پر سوار ہوئیں

صدر المقصرین نے لکھا کہ وہ کون سا گھوڑا تھا جس پر آپ سوار ہو کر گئیں تھیں۔ سعادت الدارین ص 444

جواب یہ ہے کہ حضرت سید الشہد اعلیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میری شہادت کے بعد میرے رہوار پر سوار ہو کر کوہ رے کی طرف جانا کربلا میں آپ کا صرف ایک رہوار نہیں تھا بلکہ سلطان کربلا کے متعدد رہوار تھے۔ آپ میمون نامی گھوڑے پر سوار ہو کر ملک عجم کی طرف روانہ ہوئیں۔

## مر تجز کہاں گیا؟

سرکار آیت اللہ علامہ سید محمد رضی مجتہد قدس سرہ فرماتے ہیں علماء کے دوسرے مقامات پر بعض اقوال سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب قائم آل محمد علیہم السلام ظہور فرمائیں گے تو ذوالفقار سے ہی جنگ کریں گے اور اسی ذوالجناح پر سوار ہوں گے۔

ملاحظہ فرمائیں! شہادت کبریٰ جلد اول ص 601 مطبوعہ کراچی

## غار عتیق :-

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ذوالجناح نہر فرات میں ڈوب گیا اس کے متعلق حضرت امام سجاد علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مر تجز ڈوبا نہیں بلکہ غار عتیق میں موجود ہے اور اس وقت تک موجود رہے گا جب ہمارے قائم کا ظہور نہیں ہو گا وہ ظہور کے وقت آئے گا اور مولا کی سواری ہو گا۔

احقاق الحق ص 486 طبع اول

طریق العرفان جلد اول ص 153/154 طبع اول

بہر حال حضرت شہربانوؑ سلام اللہ علیہا میمون نامی رہوار پر سوار ہو کر کوہ رے کی طرف تشریف لے گئیں۔

## اعجاز امامت

مخدومہ عالیہ صحرا کے سفر اور راستے کی تکلیف کے پیش نظر جب پریشان

ہوئیں معلوم نہیں کس قدر قلبی تکلیف ہوئی ہوگی۔

اچانک ایک نقابدار سوار ظاہر ہوا جس کی معیت میں بی بی کوہ رے تک پہنچ گئیں جب استفسار فرمایا تو نقاب پوش نے نقاب چہرہ سے اٹھایا تو وہ غیر نہیں تھا بلکہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام خود تھے جنہوں نے بعافیت اپنی غم زدہ زوجہ کو کوہ رے پہنچا دیا۔

تھہ الذاکرین ص 259 مطبوعہ ایران

مظہر العجائب کے مظہر العجائب فرزند سید الشہداء کا یہ عظیم معجزہ ہے اس کے مثل دیگر معجزات بھی موجود ہیں۔ اس سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ شاید یہ سفر فی الفور ہو گیا ہو۔ اس لئے کہ اس وقت لشکر شہریار وہاں راستے میں تھا اور پھر بعید نہیں وہ لشکر شہریار بھی حضرت کے اعجاز سے تاریخی خیام کے بعد پہنچ گیا ہو جیسا کہ بعض کتب مقاتل میں اشارات ملتے ہیں۔ واللہ اعلم

اس موضوع پر ہم نے صرف روایت کو ہی قلمبند کیا ہے مقتل کی کتب مختلف روایات سے بھری پڑی ہیں کتب معتبرہ کی اہمیت سے ہم انکار نہیں کر سکتے بلکہ اس معاملے میں صدر المقصرین شیخ محمد حسین ذہکو صاحب کا ہی قول پیش کرتے ہیں کہ ”کسی کے قیاس میں آئے یا نہ آئے جب ایک واقعہ کتب معتبرہ میں موجود ہے اسے اپنی قیاس آرائیوں کی بنا پر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔“

سعادة الدارین ص 10 مطبوعہ سرگودھا

ہم نے رسالہ شریفہ میں حضرت سیدہ شہربانو سلام اللہ علیہا کی عظمت و طہارت نجات و کرامت کے متعلق مفصل تحقیقی بحث کی ہے اور اس سے بڑے

اعتراض اور مقصرین کے عقیدہ ماتت فی نفاسہا کہ معاذ اللہ حالت نفاس میں وفات پا گئیں کا شرح و بسط کے ساتھ ابطال کیا ہے کہ تمام امہات آئمہ علیہم السلام حیض و نفاس اور عوارض نسوانیہ سے منز او مبرا ہیں تمام آئمہؑ کی مادر گرامی کی عظمت و طہارت پوری تحقیق کے ساتھ بیان کی اور کوہ رے میں مخدومہ عالیہ کی آمد بھی کتب مقاتل سے نقل کر دی اور اس کا سب سے بڑا ثبوت کوہ رے میں مخدومہ عالیہ کے حرم مطہر کی موجودگی اور اسلامی جمہوریہ کے محکمہ اوقاف نے جس کے سربراہ علماء و فقہاء اہل علم و فضل ہیں انہوں نے جب اس حرم کو مادر امام سجاد علیہ السلام ام السادات شہربانوؑ علیہا السلام کا حرم ہی تسلیم کیا ہے اور شہربانوؑ سلام اللہ علیہا کے نام کی قیمتی ضريح اطہر چڑھائی گئی ہے تو پھر پرائمری فیل مولوی صاحبان کی چوں چوں کوئی معنی نہیں رکھتی۔ آل محمد علیہم السلام کے جس طرح مناقب کا شمار نہیں اسی طرح مصائب بھی لا تعداد ہیں خداوند کریم ہمیں ان ذوات متعالیہ کے احوال کے نشر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحق محمد آلہ الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین و فرغ من تسویدہ مولفۃ العبد المسکین السید محمد ابوالحسن بن السید نذر حسین بن السید نور علی شاہ الموسوی المشہدی غفرہم اللہ فی الیلة التاسعة من شهر صفر المظفر ۱۴۲۲ھ من الهجرة النبوية علی مهاجرها افضل الصلوة واذکی السلام حامداً مصلیاً مستغفراً۔

بیت الزہراؑ ۴۹۴ سٹریٹ ۱۰۶ سیکٹر آئی ایٹ فور اسلام آباد۔

## زيارت نامہ

السلام عليك يا سيدتنا شهر بانو عليك التحية والسلام

ورحمة الله وبركاته

السلام عليك يا شبيهة الحور العين اسلام عليك ايتها الطاهرة  
من كل دنس ورجس

السلام عليك وعلى بعلك المظلوم الشهيد وعلى وولدك  
الاسير المسجون المظلوم

السلام عليك ايتها الصديقة العارفة

السلام عليك ايتها الرضية المرضية

السلام عليك ايتها التقية النقية

السلام عليك ايتها الطاهرة المطهرة

السلام عليك ايتها الزكية الفاضلة

السلام عليك ايتها المظلومة البهية

السلام على مجهوداتكم التي بذلتم لبقاء الاسلام-

السلام عليك ايتها المظلومة المحزونة تنادى يا حسيناه يا

حسيناه من الذى خضبك بدمائك يا حسيناه من الذى قطع ويريدك

صل الله عليك وعلى روحك وبدنك الطاهر وجعل الله منزلك

وماواك فى الجنة مع ابنائك الطيبين الطاهرين المعصومين السلام

عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار وعلى الملائكة الحافين حول

حرمك الشريف ورحمة الله وبركاته صلى الله على سيدنا محمد وآله